Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ

14 شوال 1423 ہجری 9 فتح 1382 ہش 9 دسمبر 2003ء

قادیان 5 دسمبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دُعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔

وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

''پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دُعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح اور پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذّتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اُسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت اس کے بالمقابل مجسّم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو چھوڑ کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذّت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور زیرک انسان اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذّت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کو حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دُعا پیدا ہو کر وہ لذّت حاصل ہو جائے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اُس سے ہوتے ہیں اور احسان پیشِ نظر رہے۔ (اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ) (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذّات کو دل میں رکھ کر دُعا کرے کہ وہ نماز جو صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔

یہ جو فرمایا ہے کہ (اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ) (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ نماز فواحش اور بُرائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ رُوح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ اُن کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حُسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً بُرائیوں کو دور کر دیتی ہے''۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۷، ۸۔ مطبوعہ لندن)

۱۱۲واں جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۲ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء (بروز جمعہ-ہفتہ-اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت : اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۱۵ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ ۲۹ر دسمبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 9 دسمبر 2003ء

نفرت کی آندھی ——— خدا کیلئے اسے روکو!

(قسط-۱۰)

گزشتہ گفتگو میں ہم ہندو انتہا پسندی اور اس کے مختلف طریقے ذکر رہے تھے جس میں مسلمانوں کے خلاف تمام ملک میں کیمپ لگا کر نوجوانوں کو انتہا پسندی کی ٹریننگ دینا، ریلیاں اور جلسے منعقد کرنا۔ ہتھیار سے لیس ہونا، مسلمانوں کا بائیکاٹ کرنا، دوبارہ مسلمانوں کو شدھ کرنا اور حکومت کو مجبور کرنا کہ وہ ہندتو کے قیام کیلئے ہندوؤں کی مدد کرنا جیسے اوچھے طریقے شامل ہے۔

ہم عرض کر رہے تھے کہ آئندہ ہم مسلم ملاؤں کی انتہا پسندی کا بھی ذکر کریں گے اور ہم بتائیں گے انتہا پسندی چاہے پنڈتوں کی طرف سے شروع ہو یا ملاؤں کی طرف سے اس کی طرز بالکل ایک ہوتی ہے۔ ہندو پاک میں ملاؤں کی انتہا پسندی کی شروعات اس طبقے کے ذریعہ شروع ہوئی ہے جو کہ اپنی عددی قوت کے لحاظ سے کمزور تر ہے اور جس کے متعلق وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر ہم ان کا مقابلہ کریں گے تو بھی یہ بالمقابل وار نہیں کریں گے لہٰذا حکومت کو ان پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں ہوگا۔ چنانچہ ملاؤں کی اس مذہبی انتہا پسندی کی منظم شروعات پاکستان بننے کے بعد اور ان کے خیال میں انہیں ایک محفوظ قلعہ مل جانے کے بعد ۱۹۵۲ء میں شروع ہوئی جس پر ۱۹۵۳ء میں متشددانہ عمل ہوا۔ پھر اس میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں ۱۹۷۴ء میں زور آیا اور بالآخر تشدد کی یہ انتہا ضیاء الحق کی حکومت میں اپنے عروج پر پہنچ گئی جبکہ امام جماعت احمدیہ کو مجبور ہو کر پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔ یہ بات یاد رکھے جانے کے قابل ہے کہ جب جب پاکستان میں احمدیوں کے خلاف انتہا پسندی اور تشدد کی منظم خونی تحریکیں چلی ہیں اس کا اثر ہندوستان پر بھی پڑا ہے اور خاص طور پر ہندوستان میں دیوبندی طبقہ اپنے پاکستانی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اور ہمیں یہ کہنے میں کچھ بھی باک نہیں کہ ان ہر دو ممالک میں اس خونی لہر کی راہنمائی سعودی عرب نے کی ہے۔ تاکہ وہ اس کے ذریعہ ہندو پاک اور دیگر ممالک کے مسلمانوں میں اپنی خدمت اسلام کی جھوٹی ساکھ کو محفوظ کر سکے چنانچہ سب دنیا جانتی ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مشرقی پاکستان کو پاکستان سے الگ کروانے کے داغ کو دھلوانے کیلئے اور ضیاء الحق نے اپنی فوجی حکومت کو طول دینے کیلئے انتہا پسند اور ننگِ انسانیت تشدد کی اس لہر میں سعودی عرب اور ملاؤں کا ساتھ دینا اپنے مفاد میں سمجھا اور خوب کھل کر ملاؤں کو موقع فراہم کیا کہ وہ جنونی بھیڑ کے ذریعہ احمدیوں کے خون کی ہولی کھیلیں۔

چنانچہ جس طرح ہم ذکر رہے تھے کہ ہندو انتہا پسندی نے پہلے مسلم مخالف کیمپ اور ریلیاں منعقد کیں پھر نوجوانوں کو ہتھیار اٹھانے کی تلقین کی اور مسلم بائیکاٹ کی ملک گیر کال دی بالکل اس طرح مسلم انتہا پسندوں نے بھی پہل کی۔

☆- احمدیوں کے خلاف ریلیاں نکالیں تحفظ ختم نبوت کے کیمپ منعقد کئے جن میں مدرسوں کے جنونی نوجوانوں کی بھیڑ کو بسوں اور ٹرینوں میں لاد کر ان کو جلسوں اور ریلیوں میں لے جایا گیا۔ گلیوں گلیوں میں احتجاج کئے گئے۔ بھنگڑے ڈالے گئے اور احمدیوں کے خلاف زہر آلود فتوے جاری کئے گئے۔

☆- مسلمانوں کو کہا گیا کہ وہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں ان سے لین دین کھانا پینا شادی بیاہ سب حرام قرار دیں۔

☆- حکومت سے اپیل کی گئی کہ وہ بھی پاکستان کی طرح قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔

اور اس تشدد کے طرز کو بالکل مذہبی رنگ دینے کیلئے خاص طور پر مکّہ معظمہ سے امام کعبہ کو پاکستان بھی بلایا گیا اور ہندوستان بھی بلایا گیا۔ ہندوستان میں ان کی آمد نومبر ۱۹۹۷ء میں ہوئی جس کا انتظام ندوۃ العلماء لکھنؤ میں مولانا ابوالحسن علی ندوی نے کیا جس میں بیک زبان کہا گیا کہ مسلمان مل کر قادیانیوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرتے ہیں۔

اس سے پہلے جون ۱۹۹۴ء میں دیوبندی لوگوں نے مل کر حکومت ہند سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

ایک طرف تو ریلیاں نکالی گئیں اور دوسری طرف مدرسوں کے جنونی نوجوانوں کو بھڑکانے کیلئے پاکستان میں تیار شدہ اشتعال انگیز لٹریچر ہندوستان میں پھیلایا گیا چنانچہ اس کے کچھ نمونے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ۹/ اکتوبر ۹۶ء میں بریلوی مکتبہ فکر کی جانب سے ایک فتویٰ اس طرح جاری کیا گیا۔

"دنیا کے بدترین فرقوں میں قادیانی کا شمار ہوتا ہے بادشاہ اسلام کو ان کے قتل کرنے کا حکم ہے اور جہاں اسلامی حکومت نہیں وہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا اسلامی مقاطعہ کریں....

پھر لکھا:-

"قادیانی وہابی دیوبندی مودودی کا رَدّ وطرد تحریر وتقریر کے ذریعہ عام کیا جائے۔ الکفر ملّۃ واحدۃ کے تحت یہ سب اہلسنت والجماعت کے خلاف صف آراء ہیں۔

(کتابچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کی تاریخی حیثیت از قلم مستقیم احمد امروہی صفحہ ۲ مطبوعہ ممبئی)

پاکستان سے شائع ہو کر دیوبند سے از سرِ نو طبع ہونے والے اشتعال انگیز لٹریچر کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

"جملہ قسم کے مرزائی مرتد دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں"۔

(قادیانی مسائل مصنفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شائع کردہ کل ہند تحفظ مجلس ختم نبوت دار العلوم دیوبند صفحہ ۱۶)

پھر اس کتاب کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے:

س:- کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے؟

ج:- حرام ہے۔

پھر انہی مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک کتاب "قادیانی مُردہ" کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:-

"حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تا کہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دُعا وسلام نہ کرے"۔ (قادیانی مُردہ مصنفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شائع کردہ کل ھند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند صفحہ ۳۰)

جماعت احمدیہ اور دیگر غیر مسلموں کے خلاف نفرت، بائیکاٹ اور قتل و غارت کی اشتعال انگیز تعلیم پھیلانے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں شیعوں کے خلاف بھی نفرت سے بھرا ہوا لٹریچر چھپا جو بعد میں ہندوستان سے دار العلوم دیوبند کے ذریعہ شائع کیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں جب ایک طرف جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف مولانا منظور نعمانی کی کتاب "ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت" پہلے لاہور سے شائع ہوئی جس میں شیعہ فرقہ کے خلاف زہر بھرا ہوا تھا اس کتاب کے زیرِ اثر پاکستان میں ایرانی سفیر مسٹر گنجی کا لاہور میں قتل ہوا اور ملتان کے ایرانی ثقافت خانہ کو تباہ و برباد کیا گیا اس کتاب کا مقدمہ ہندوستان میں مولانا ابوالحسن علی ندوی نے لکھا۔ پھر انہی دنوں پاکستان میں ایک اور کتاب بعنوان "ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی" لکھی گئی جس میں شیعوں کے ساتھ ساتھ مودودیوں کو بھی لپیٹا گیا۔ اور شیعوں اور مودودیوں کے خلاف اعلان جہاد کیا گیا۔ بعد میں مذکورہ ہر دو کتب دیوبند سے شائع ہوئیں۔

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بتایا تھا کہ ہندو انتہا پسندوں نے مسلمانوں کے متعلق اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ وہ ہندوستان میں ایک اور اسلامی سٹیٹ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ بالکل وہی مفروضہ پاکستان کے انتہا پسند بھی احمدیوں پر ظلم کرنے کیلئے گھڑتے ہیں کہ احمدی پاکستان میں قادیانی سٹیٹ بنانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔

اب دیکھئے کہ جو کچھ ہندو انتہا پسند ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف کر رہے ہیں وہی کچھ مسلم انتہا پسند پاکستان میں ہندوؤں عیسائیوں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف کر رہے ہیں اور اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ دونوں طرف کے انتہا پسند اندر سے ایک دوسرے کے دلی دوست معاون ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پاکستان سے جب وہاں کے انتہا پسند طالبان نواز لیڈر مولانا فضل الرحمٰن خان بھارت آئے تو یہاں ان کا خوب خیر مقدم ہوا یہاں تک کہ وشو ہندو پریشد کے لیڈر گری راج کشور بھی ان سے نہایت گرمجوشی سے ملے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں طرف کے انتہا پسند ایک ہی ذہنیت کے ہیں اوپر سے ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ ایک شریعت لاگو کرنا چاہتا ہے تو دوسرا شاستر کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اندر سے دونوں کے مفادات ایک ہیں۔ اور وہی اشتعال انگیز لٹریچر بھارت میں بھی طبع ہو رہا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انتہا پسندی نفرت اور قتل بائیکاٹ و قتل غارت کے جو جو طریقے ہندو انتہا پسند اپنا رہے ہیں بالکل اس کی نقل مسلم انتہا پسند بھی کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں غیر مسلموں سے کہیں زیادہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ خیر ان سب باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہندوؤں میں ان کی انتہا پسندی کی تعلیم ان کے مسلمہ مذہبی لٹریچر کی وجہ سے ہے لیکن مسلمانوں کے مسلمہ لٹریچر قرآن و حدیث نے تو ایسی تعلیم کہیں نہیں دی۔ ہاں ملاں حضرات اپنی بیوقوفی سے اسے اسلامی تعلیم سمجھ رہے ہیں جبکہ انہوں نے یہ تعلیم سابقہ مذاہب کی بگڑی ہوئی تعلیمات اور ان کے ازمنہ وسطیٰ کے خود غرض ملاؤں سے لی ہے۔ انشاء اللہ ہم آئندہ گفتگو میں قرآن مجید کی عالمگیر انسان دوستی رواداری کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے متعلق کسی قدر عرض کریں گے۔ (منیر احمد خادم)

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودؑ سے رشتۂ اخوت اور اطاعت قائم کرنا بیعت کی شرط ہے

تنگدستی اور خوشحالی ہر حالت میں امیر اور امام کی اطاعت کرنا واجب ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۹؍ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۹؍تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله–
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

شرائط بیعت کا جو مضمون شروع کیا ہوا تھا اس میں آج آخری شرط جو ہے، دسویں شرط بیعت کی وہ بیان کروں گا۔ دسویں شرط یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اس شرط میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہم سے اس بات کا عہد لے رہے ہیں کہ گو کہ اس نظام میں شامل ہو کر ایک بھائی چارے کا رشتہ مجھ سے قائم کر رہے ہو کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے لیکن یہاں جو محبت اور بھائی چارے کا رشتہ قائم ہو رہا ہے یہ اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہاں برابری کا تعلق اور رشتہ قائم نہیں ہو رہا بلکہ تم اقرار کر رہے ہو کہ آنے والے مسیح کو ماننے کا خدا اور رسول کا حکم ہے۔ اس لئے یہ تعلق اللہ تعالیٰ کی خاطر قائم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اسلام کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے، پھیلانے کے لئے رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ اس لئے یہ تعلق اس اقرار کے ساتھ کامیاب اور پائیدار ہو سکتا ہے جب معروف باتوں میں اطاعت کا عہد بھی کرو اور پھر اس عہد کو مرتے دم تک نبھاؤ۔ اور پھر یہ خیال بھی رکھو کہ یہ تعلق یہیں ٹھہر نہ جائے بلکہ اس میں ہر روز پہلے سے بڑھ کر مضبوطی آنی چاہئے اور اس میں اس قدر مضبوطی ہو اور اس کے معیار اتنے اعلیٰ ہوں کہ اس کے مقابل پر تمام دنیاوی رشتے، تعلق، دوستیاں ہیچ ثابت ہوں۔ ایسا بے مثال اور مضبوط تعلق ہو کہ اس کے مقابل پر تمام تعلق اور رشتے بے مقصد نظر آئیں۔ پھر فرمایا کہ: یہ خیال دل میں پیدا ہو سکتا ہے کہ رشتہ داریوں میں کبھی کچھ لو اور کچھ دو، کبھی مانو اور کبھی منواؤ کا اصول بھی چل جاتا ہے۔ تو یہاں یہ واضح ہو کہ تمہارا یہ تعلق غلامانہ اور خادمانہ تعلق بھی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ تم نے یہ اطاعت بغیر چون وچرا کئے کرنی ہے۔ کبھی تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ یہ کہنے لگ جاؤ کہ یہ کام ابھی نہیں ہو سکتا، یا ابھی نہیں کر سکتا۔ جب تم بیعت میں شامل ہو گئے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نظام میں شامل ہو گئے ہو تو پھر تم نے اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا اور اب تمہیں صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے، ان کی تعلیم کی پیروی کرنی ہے۔ اور آپ کے بعد چونکہ نظام خلافت قائم ہے اس لئے خلیفۂ وقت کے احکامات کی، ہدایات کی پیروی کرنا تمہارا کام ہے۔ لیکن یہاں یہ خیال نہ رہے کہ خادم اور نوکر کا کام تو مجبوری ہے، خدمت کرنا ہی ہے۔ خادم کبھی کبھی بڑبڑا بھی لیتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھو کہ خادمانہ حالت ہی ہے لیکن اس سے بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ کی خاطر اخوت کا رشتہ بھی ہے اور اللہ کی خاطر اطاعت کا اقرار بھی ہے اور اس وجہ سے قربانی کا عہد بھی ہے۔ تو قربانی کا ثواب بھی اس وقت ملتا ہے جب انسان خوشی سے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس پر آپ جتنا غور کرتے جائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں ڈوبتے چلے جائیں گے اور نظام جماعت کا پابند ہوتا ہوا اپنے آپ کو پائیں گے۔

بعض دفعہ بعض لوگ معروف فیصلہ یا معروف احکامات کی اطاعت کے چکر میں پڑ کر خود بھی نظام سے ہٹ گئے ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں اور ماحول میں بعض قباحتیں بھی پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ ان پر واضح ہو کہ خود بخود معروف اور غیر معروف فیصلوں کی تعریف میں نہ پڑیں۔ غیر معروف وہ ہے جو واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور شریعت کے احکامات کی خلاف ورزی ہے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا تا کہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص نے آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ آگ میں کود جائیں۔ بعض لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو ہمیشہ آگ میں ہی رہتے۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے رنگ میں کوئی اطاعت واجب نہیں۔ اطاعت صرف معروف امور میں ضروری ہے۔ (سنن ابو داؤد. کتاب الجہاد)

تو ایک تو اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ نہ ماننے کا فیصلہ بھی فرد واحد کا نہیں تھا۔ کچھ لوگ آگ میں کودنے کو تیار تھے کہ ہر حالت میں امیر کی اطاعت کا حکم ہے، انہوں نے سنا ہوا تھا اور یہ سمجھے کہ یہی اسلامی تعلیم ہے کہ ہر صورت میں، ہر حالت میں، ہر شکل میں امیر کی اطاعت کرنی ہے لیکن بعض صحابہ جو احکام الٰہی کا زیادہ فہم رکھتے تھے، آنحضرت ﷺ کی صحبت سے زیادہ فیضیاب تھے، انہوں نے انکار کیا۔ نتیجۃً مشورہ کے بعد کسی نے اس پر عمل نہ کیا کیونکہ یہ خودکشی ہے اور خودکشی واضح طور پر اسلام میں حرام ہے۔ ابتدائی زمانہ تھا، بہت سے امور وضاحت طلب تھے اور اس واقعہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے وضاحت فرما کر معروف کا اصول وضع فرما دیا کہ کیا معروف ہے اور کیا غیر معروف ہے۔ تو بعض لوگ سمجھتے ہیں، میں بتا دوں آج کل بھی اعتراض ہوتے ہیں کہ ایک کارکن اچھا بھلا کام کر رہا تھا اس کو ہٹا کر دوسرے کے سپرد کام کر دیا گیا ہے۔ خلیفۂ وقت یا نظام جماعت نے غلط فیصلہ کیا ہے اور گویا یہ غیر معروف فیصلہ ہے۔ وہ اور تو کچھ نہیں کر سکتے اس لئے سمجھتے ہیں کہ کیونکہ یہ غیر معروف کے زمرے میں آتا ہے، خود ہی تعریف بنا لی انہوں نے۔ اس لئے ہمیں بولنے کا بھی حق ہے، جگہ جگہ بیٹھ کر باتیں کرنے کا بھی حق ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ جگہ جگہ بیٹھ کر کسی کو نظام کے خلاف بولنے کا کوئی حق نہیں۔ اس بارہ میں پہلے بھی مَیں تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں۔ تمہارا کام صرف اطاعت کرنا ہے اور اطاعت کا معیار کیا ہے مَیں حدیثوں وغیرہ سے اس کی وضاحت کروں گا۔ ایسے لوگوں کو حضرت خالد بن ولید کا یہ واقعہ ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ جب ایک جنگ کے دوران حضرت عمرؓ نے جنگ کی کمان حضرت خالد بن ولید سے لے کر حضرت ابوعبادہؓ کے سپرد کر دی تھی۔ تو حضرت ابوعبادہ نے اس خیال سے خالد بن ولید بہت عمدگی سے کام کر رہے ہیں ان سے چارج نہ لیا۔ تو جب حضرت خالد بن ولید کو یہ علم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے یہ حکم آیا ہے تو آپ حضرت ابوعبیدہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کی تعمیل کریں۔ مجھے ذرا بھی پروا نہیں ہوگی کہ مَیں آپ کے ماتحت رہ کر کام کروں۔ اور مَیں اسی طرح آپ کے ماتحت کام کرتا رہوں گا جیسے میں بطور کمانڈر ایک کام کر رہا ہوتا تھا۔ تو یہ ہے اطاعت کا معیار۔ کوئی سرپھرا کہہ سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ اس وقت غیر معروف تھا، یہ بھی غلط خیال ہے۔ ہمیں حالات کا نہیں پتہ کس وجہ سے حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا یہ آپ ہی بہتر جانتے تھے۔ بہرحال اس فیصلہ میں ایسی کوئی بات ظاہراً بالکل نہیں تھی جو شریعت کے خلاف ہو۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ حضرت عمرؓ کے اس فیصلہ کی لاج بھی اللہ تعالیٰ نے رکھی اور یہ جنگ جیتی گئی اور باوجود اس کے کہ اس جنگ میں بعض دفعہ ایسے حالات آئے کہ ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو سو دشمن کے فوجیوں کی تعداد ہوتی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے آقا کی غلامی میں، ایسی غلامی جس کی نظیر نہیں ملتی، حکم اور عدل کا درجہ ملا ہے اس لئے اب اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور محبت سے ہی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت اور محبت کا دعویٰ پھر کیا ہو سکتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی اتباع سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ سچ ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

رَّحِیْمٌ﴾ (آل عمران: ۳۲) تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء، خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے جو سچی اور کامل پیروی آنحضرت ﷺ کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے اور پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (آل عمران: ۳۲) یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلکہ یکطرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف و گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوت جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲،۶۳)

پس اس محبت و عشق کی وجہ سے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ سے تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاک دل کو بھی اپنا عرش بنایا۔ (حفظ مراتب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دلوں پر اترتا رہے گا۔ لیکن اب آنحضرت ﷺ کی محبت کا دعویٰ، آپ کامل اطاعت کا دعویٰ تبھی سچ ثابت ہوگا جب آپ کے روحانی فرزند کے ساتھ محبت اور اطاعت کا رشتہ قائم ہوگا۔ اسی لئے تو آپ فرما رہے ہیں کہ سب رشتوں سے بڑھ کر میرے سے محبت و اطاعت کا رشتہ قائم کرو تو تم اب اسی ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کی اتباع کرو گے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرو گے۔ آپ یہ بات یونہی نہیں فرما رہے بلکہ رسول خدا ﷺ خود ہمیں یہ بات فرما چکے ہیں جیسے کہ فرمایا کہ اگر مسیح اور مہدی کا زمانہ دیکھو تو اگر گھٹنوں کے بل جا کر تمہیں جانا پڑے تو میرا اسلام کہنا۔ اتنی تاکید سے، اتنی تکلیف میں ڈال کر یہ پیغام پہنچانے میں کیا بھید ہے، کیا راز ہے۔ یہی کہ وہ میرا پیارا ہے اور میں اس کا پیارا ہوں۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ پیاروں تک پہنچ پیاروں کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر تم میری اتباع کرنے والے بننا چاہتے ہو تو مسیح موعود کی اتباع کرو، اس کو امام تسلیم کرو، اس کی جماعت میں شامل ہو۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے۔ روایت ہے کہ خبردار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب کو پاش پاش کرے گا یعنی صلیبی عقیدے کو پاش پاش کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا''۔ (اس زمانے میں جو آپ ہی کا زمانہ ہے اس کا رواج اٹھ جائے گا کیونکہ اس وقت مذہبی جنگیں نہیں ہوں گی۔ جزیہ کا رواج اٹھ جائے گا۔) ''یاد رکھو جسے بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے''۔

(طبرانی الاوسط والصغیر)

اس حدیث پر غور کرنے کی بجائے اور جنہوں نے غور کیا ہے، اس کی تہہ تک پہنچے ہیں ان کی بات سمجھنے کے بجائے آج کل کے علماء اس کے ظاہری معنوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اس طرح غلط راستے پر ڈال دیا ہوا ہے اور وہ طوفان بدتمیزی پیدا کیا ہوا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ ہی ڈھونڈتے ہیں، وہ ان سے نمٹ بھی رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی نمٹے گا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود منصف مزاج حاکم ہوگا جس نے انصاف کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کرنی اور ایسا امام ہے جس نے عدل کو دنیا میں قائم کرنا ہے اس لئے اس سے تعلق جوڑنا، اس کے حکموں پر چلنا، اس کی تعلیم پر عمل کرنا کیونکہ اس نے انصاف اور عدل ہی کی تعلیم دینی ہے اور وہ سوائے قرآنی تعلیم کے اور کوئی ہے ہی نہیں۔ تو آج کل اب لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ صلیب کو توڑنے کے پیچھے چل پڑے ہیں کہ ہتھوڑے لے کر مسیح آئے گا اور صلیب توڑے گا۔ یہ سب فضول باتیں ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ آنے والا مسیح اپنے آقا اور مطاع کی پیروی میں دلائل سے قائل کرے گا اور دلائل سے ہی صلیبی عقیدے کا قلع قمع کرے گا، اس کی قلعی کھولے گا۔ دجال کو قتل کرنے سے یہی مراد ہے کہ دجالی فتنوں سے امت کو بچائے گا۔ پھر چونکہ مذہبی جنگوں کا رواج ہی نہیں رہے گا اس لئے ظاہر ہے کہ جزیہ کا بھی رواج اٹھ جائے گا۔ اور پھر اس حدیث میں سلام پہنچانے کا بھی حکم ہے۔ اور مسلمان سلام پہنچانے کی بجائے آنے والے مسیح کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ ہی انہیں عقل دے۔

پھر ایک اور حدیث ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا پتہ چلتا ہے کہ کیوں ہمیں آپ سے اطاعت کا تعلق رکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تک عیسیٰ بن مریم جو منصف مزاج حاکم اور امام عادل ہوں گے مبعوث ہو کر نہیں آتے قیامت نہیں آئے گی۔ (جب وہ مبعوث ہوں گے تو) وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کے دستور کو ختم کریں گے اور ایسا مال تقسیم کریں گے جسے لوگ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسی بن مریم و خروج یاجوج و ماجوج)

تو اس حدیث میں بھی چونکہ سمجھنے کی ضرورت تھی، موٹی عقل کے لوگوں کو سمجھ نہیں آئی اور وہ ظاہری معنوں کے پیچھے چل پڑے۔ عجیب مضحکہ خیز قسم کی تشریح کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ خنزیر کو قتل کرنے سے خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع کرنا ہے۔ سوروں کی برائیاں، باقی جانوروں کی نسبت تو اب ثابت شدہ ہیں۔ تو وہی برائیاں جب انسانوں میں پیدا ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ ان کی صفائی انتہائی ضروری ہے۔ پھر یہ ہے کہ وہ مال دیں گے، مال تقسیم کریں گے۔ تو ذہن میں آیا کہ ابھی چند دن پہلے پاکستان میں علماء نے جلسہ کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف، جماعت کے خلاف انتہائی غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے ایک یہ بھی سوال اٹھایا کہ مسیح نے آ کر تو مال تقسیم کرنا تھا نہ کہ لوگوں سے مانگنا تھا۔ دیکھو احمدی (وہ تو قادیانی کہتے ہیں) چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ جھوٹے ہیں وہ یہ ثابت کر رہے ہیں۔ اب ان عقل کے اندھوں کو کوئی عقلمند آدمی سمجھا نہیں سکتا کہ مسیح جو روحانی خزائن بانٹ رہا ہے تم اس کو لینے سے بھی انکاری ہو چکے ہو۔ اصل میں بات یہی ہے کہ ان کی دنیا کی ایک آنکھ ہی ہے۔ اور اس سے آگے یہ لوگ بڑھ بھی نہیں سکتے۔ ان کا یہ کام ہے، ان کو کرنے دیں، پاکستانی احمدیوں کو زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے گند اور لغویات سن کر صبر دکھاتے ہوئے، حوصلہ دکھاتے ہوئے، منہ پھیر کر گزر جایا کریں۔ ان کے گند کے مقابلے میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی ہم اپنی ہار مانتے ہیں۔ ہم ان کے گند کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن ایک بات بتا دوں، واضح کر دوں کہ ''جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے'' اور جب خدا بولتا ہے تو مخالفین کے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے ہوئے ہم نے دیکھے ہیں اور آئندہ بھی دیکھیں گے انشاء اللہ۔ پس احمدی مسیح موعودؑ سے سچا تعلق قائم رکھیں اور دعاؤں پر زور دیں، ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ تو ان حدیثوں سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ آنے والا مسیح امام بھی ہوگا، حاکم بھی ہوگا، عدل و انصاف کا شہزادہ ہوگا تو اس سے تعلق ضرور جوڑنا اور اس حاکم اور امام کی حیثیت سے اطاعت بھی تم پر ضروری ہے اس لئے تمہاری بہتری کے لئے، تمہاری تربیت کے لئے یہ باتیں جو بتائی ہیں ان پر عمل کرو۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کے پیاروں میں بھی شامل ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے قرب پانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ۔

اطاعت کے موضوع پر اب چند احادیث پیش کرتا ہوں جن سے اطاعت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَدُّوا زَكٰوتَكُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا: یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 میگو لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8466

اور ناخوشی، حلق تلفی اور ترجیحی سلوک ،غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔(مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

پھر حضرت عرفجہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے تا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کردو۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرو اور اس کی بات نہ مانو۔(اس کے احکامات کو بالکل سنی ان سنی کردو)۔

(مسلم باب حکم من فرق امر المسلمین هو مجتمع)

حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی امر کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے ،حق پر قائم رہیں گے یا حق بات ہی کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(مسلم کتاب الامارة باب وجود طاعة الامراء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی اور نہ عذر۔اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

پس آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے امام وقت کو مانا اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے۔اب خالصتاً للہ آپ نے اس کی ہی اطاعت کرنی ہے ،اس کے تمام حکموں کو بجالانا ہے ورنہ پھر خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اطاعت کے اعلیٰ معیار پر قائم فرمائے اور یہ اعلیٰ معیار کس طرح قائم کئے جائیں۔یہ معیار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرکے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔لیکن جو محض نام لکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا تو یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھوانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہوجائے گا۔اس لئے جہاں تک ہوسکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔

ایک اقتباس میں اپنی تعلیم کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ:''فتنہ کی بات نہ کرو۔شر نہ کرو۔گالی پر صبر کرو۔کسی کا مقابلہ نہ کرو۔جو مقابلہ کرے اس سے سلوک اور نیکی سے پیش آؤ۔شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کرکے یہ شخص وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔مقدمات میں سچی گواہی دو۔اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہوجاوے۔دنیا ختم ہونے پر آئی ہوئی ہے۔''(ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۶۲۰۔۶۲۱)

اب یہاں جس طرح فرمایا آپ نے کہ فتنہ کی بات نہ کرو۔بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ صرف مزا لینے کے لئے عادتاً ایک جگہ کی بات دوسری جگہ جاکر کردیتے ہیں اور ان سے فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔مختلف قسم کی طبائع ہوتی ہیں ،جس کے سامنے بات کی اور بات بھی اس کے متعلق کی تو قدرتی طور پر اس شخص کے دل میں اس دوسرے شخص کے بارہ میں غلط رنجش پیدا ہوگی جس کی طرف منسوب کرکے وہ بات کی جاتی ہے۔اور وہ بات اسے پہنچائی گئی ہے تو یہ رنجش گو میرے نزدیک پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ ایسے فتنوں کو روکنے کا بھی یہ طریقہ ہے کہ جس کی طرف منسوب کرکے بات پہنچائی گئی ہو اس کے پاس جاکر وضاحت کردی جائے کہ آیا تم نے یہ باتیں کی ہے یا نہیں ،یہ بات میرے تک پہنچی ہے اس طرح۔تو وہیں وضاحت ہوجائے گی اور پھر ایسے فتنہ پیدا کرنے والے لوگوں کی اصلاح بھی ہوجائے گی۔تو بعض اس طرح بھی ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ،فتنہ پیدا کرنے والے، خاندانوں کو خاندانوں سے لڑادیتے ہیں۔ تو ایسے فتنہ کی باتوں سے خود بھی بچو اور فتنہ پیدا کرنے والوں سے بھی بچو۔اور اگر ہوسکے تو ان کی اصلاح کی کوشش کرو۔پھر شرّ ایک تو براہ راست لڑائی جھگڑوں سے ،گالی گلوچ سے پیدا ہوتا ہے،اس سے فتنہ بھی پیدا ہوتا ہے۔تو فرمایا کہ اگر تمہیں میرے ساتھ تعلق ہے اور میری اطاعت کا دم بھرتے ہو تو میری تعلیم یہ ہے کہ ہر قسم کے فتنہ اور شرّ کی باتوں سے بچو۔تم میں صبر اور وسعت حوصلہ اس قدر ہو کہ اگر تمہیں کوئی گالی بھی دے تو صبر کرو۔پھر اس تعلیم پر عمل کرکے تمہارے لئے نجات کے راستے کھلیں گے ۔تم خدا تعالیٰ کے مقربین میں شامل ہوگے۔کسی بھی معاملے میں مقابلہ بازی نہیں ہونی چاہئے۔سچے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو۔اور جو مرضی تمہیں کوئی کہہ دے تم محبت پیار اور خلوص سے پیش آؤ۔ ایسی پاک زبان بناؤ،ایسی میٹھی زبان ہو، اخلاق اس طرح تمہارے اندر سے ٹپک رہا ہو کہ لوگ تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں۔تو تمہارے ماحول میں یہ پتہ چلے، ہر ایک کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ احمدی ہے۔اس سے سوائے اعلیٰ اخلاق سے اور کسی چیز کی توقع نہیں کی جاسکتی۔تمہارے یہ اخلاق بھی دوسروں کو کھینچنے اور توجہ حاصل کرنے کا باعث بنیں گے۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ مقدمات میں ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹی گواہیاں بھی دے دیتے ہیں، جھوٹا کیس بھی اپنا پیش کردیتے ہیں۔تو فرمایا کہ تمہارا ذاتی مفاد بھی تمہیں سچی گواہی دینے سے نہ روکے۔بعض لوگ یہاں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض دفعہ باہر آنے کے چکر میں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں،توان باتوں سے بھی بچو۔جو صحیح حالات ہوں اس کے مطابق اپنا کیس داخل کرواؤ اور اس میں اگر مانا جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جائیں۔کیونکہ غلط بیانیوں کے باوجود بھی بعضوں کے کیس ریجیکٹ (Reject) ہوجاتے ہیں تو سچ پر قائم رہتے ہوئے بھی آزما کر دیکھیں انشاء اللہ فائدہ ہی ہوگا۔یا اگر ریجیکٹ ہوں گے بھی تو کم از کم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث تو نہیں بنیں گے۔

پھر آپس میں محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

آپس میں اخوت و محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہوجاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کرکے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کرلو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کرکے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہوجاؤ''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئے۔اوران کو شکر کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یوں ہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۳ء کے موقع پر

رضا کارانہ خدمات کی خواہش رکھنے والوں کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شعبہ خدمت خلق کے تحت اہم ترین ڈیوٹیاں سرانجام دی جاتی ہیں جن میں سکیورٹی، نظم و ضبط، رجسٹریشن اور آب رسانی جیسے اہم امور شامل ہیں۔ چونکہ قادیان میں خدام کی تعداد نسبتاً کم ہے اس لئے بیرونی مجالس کے مستعد رضا کار خدام کے ذریعہ یہ کام انجام پاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام خدام جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آرہے ہوں اور رضا کارانہ خدمات کی خواہش رکھتے ہوں، وہ اپنے مقامی قائد کی وساطت سے اپنے اسماء فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوادیں۔ جس میں ان امور کی وضاحت کردی جائے۔ نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ مجلس میں عہدہ۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سابقہ تجربہ۔ نیز یہ کہ جلسہ سے [illegible] ایام قبل قادیان آسکتے ہیں اور جلسہ کے بعد [illegible] دن تک ٹھہر سکتے ہیں۔

[illegible] قائدین و [illegible] ان مجالس مذکور تفصیل کے مطابق اپنی اپنی مجالس کے رضا کار ان کی [illegible] مرتب

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

نشان دکھائے ہیں"۔

پھر فرماتے ہیں کہ: کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کہہ سکے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو۔ اور اس نے خداتعالیٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو۔ ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خداتعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت الی الخیر کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔

اس شرط بیعت میں جو دسویں شرط چل رہی ہے ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے سے اس قدر تعلق جس کی مثال کسی دنیاوی رشتے میں نہ ملتی ہو پر اس قدر زور دیا ہے ۔جس کی وجہ بھی صرف اور صرف ہماری ہمدردی ہے۔ ہمیں تباہ ہونے سے بچانے کے لئے آپ نے فرمایا ہے کیونکہ سچا اسلام صرف اور صرف آپ کو ماننے سے مل سکتا ہے اور اپنے آپ کو ڈوبنے سے بچانا ہے تو لازماً ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی میں سوار ہونا ہوگا۔

آپ فرماتے ہیں:

میری طرف دوڑو کہ وقت ہے کہ جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)۔ کیونکہ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

"غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خداتعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خداتعالیٰ کی رضا مقصود ہو کیونکہ دنیا تو گزرنے کی جگہ ہے وہ تو کسی نہ کسی رنگ میں گزر جائے گی۔ شب تنور گذشت و شب سمور گذشت۔ دنیا اور اس کے اغراض اور مقاصد کو بالکل الگ رکھو۔ ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خداتعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کرسکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت در پیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خداتعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں۔ مگر ایسا کرنے پر فقط وہی قادر ہوتا ہے جس کو خداتعالیٰ نفس مزکی کے سایہ میں ڈال دیتا ہے۔ تب وہ اس کے نفس کی دوزخ کے اندر اپنا پیر رکھ دیتا ہے تو وہ ایسا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ گویا اس میں کبھی آگ نہیں تھی۔ تب وہ ترقی پر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ خداتعالیٰ کی روح اس میں سکونت کرتی ہے اور ایک تجلی خاص کے ساتھ رب العالمین کا استویٰ اس کے دل پر ہوتا ہے" (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل پر اپنا عکس قائم کرتا ہے) "تب پرانی انسانیت اس کی جل کر ایک نئی اور پاک انسانیت اس کو عطا کی جاتی ہے اور خداتعالیٰ بھی ایک نیا خدا ہو کر نئے اور خاص طور پر اس سے تعلق پکڑتا ہے اور بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان اسی عالم میں اس کو مل جاتا ہے"۔ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴-۳۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کئے ہوئے تمام عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی تمام شرائط بیعت پر ہم مضبوطی سے قائم رہیں، آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگی کو بھی جنت نظیر بنادیں اور اگلے جہان کی جنتوں کے بھی وارث ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀ ❀❀❀❀ ❀❀❀

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

کے دور مبارک کی آخری تحریک

غریب بچیوں کی باعزت رخصتی کیلئے

مریم شادی فنڈ

کیا آپ نے اس میں حصہ لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے رجوع کریں۔ جزاکم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلان برائے قائدین مجالس

"جیسا کہ قبل ازیں امراء وصدر صاحبان جماعت کو بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ موجودہ قائدین مجالس کی معیاد ۳۱؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پوری ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے آئندہ دو سالوں کیلئے قائدین مجالس کا انتخاب عمل میں لایا جاتا ہے۔ قواعد انتخاب دستور اساسی میں درج ہیں اور سرکلر میں بھی درج کئے گئے ہیں۔

جملہ امراء وصدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں بروقت انتخاب کروانے میں تعاون فرمائیں۔ جملہ قائدین علاقائی رصوبائی بھی اس کا جائزہ لیتے رہیں تا کہ نئے قائدین بروقت قیادت سنبھال لیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

تراجم کتب کے متعلق ضروری اعلان

ایسے احباب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا جماعت کی کسی بھی کتاب کا ترجمہ کسی زبان میں کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اور اس کی اطلاع وکالت تصنیف لندن کو نہیں دی گئی، ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم اس بارہ میں فوری طور پر تفصیل سے خاکسار کو مطلع فرمائیں تا کہ مزید ہدایات دی جاسکیں۔

اگر کسی کتاب کا ترجمہ اجازت کے ساتھ کیا جارہا ہے تب بھی مطلع فرمائیں اور جس خط کے ذریعہ اجازت دی گئی تھی، اس کی فوٹو کاپی بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار

منیر الدین شمس۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف

"Islamabad" 2 - Sheephatch Lane - Tilford, Surrey GU10 2AQ U.K.

نونیت جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

(قسط-۲)

ایک یادگار سفر

چند ساعتیں خانہ کعبہ اور روضہ مبارک پر

(شاہدہ متین سجاد سویڈن)

کعبہ کی چوکھٹ کے سامنے ایک قریبی گنبد نما چھوٹی سی شیشے کی عمارت ہے۔ اس میں وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر دو انسانی پاؤں کے نشان بنے ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم نے دیوار کعبہ چنی تھی۔ اس کو صرف دیکھا ہی نہیں بار بار محبت و عقیدت سے چوما۔ اگرچہ پہریدار چلاتا ہی رہ گیا۔ الا بدعت۔ الا بدعہ۔ حرام، حرام۔ مقامی پہریدار اپنے فرض ادا کرتے رہے۔ ہم برکتوں سے جھولیاں بھرتے رہے۔ مرد حضرات کو مقام ابراہیم کے پاس نفل پڑھنے کی اجازت ہے مگر خواتین کا حصہ بہت دور بنایا گیا ہے۔ ہماری طرح بعض مقامی عربی خواتین بھی وہاں نماز کی نیت کر لیتیں پھر ان کی اور مقرر کردہ کارکن کی گفتگو قابل سماعت ہوتی۔ نماز ادا کرنے کے بعد ہم نے الصفا کا رخ کیا۔ الصفا پہاڑی سے المروہ تک سات چکر لگائے۔ صفا پہاڑی چھوٹے سے ٹیلے کی صورت میں رہ گئی ہے۔ صفا سے کعبہ نظر آتا ہے۔ بہت عورتیں اور مرد وہاں قرآن پڑھ رہے تھے۔ اوّل قبلہ رخ ہو کر عاجزی سے گڑگڑا رہے تھے۔ سعی کرتے وقت اس ماں کا خیال آیا جس کا بچہ جاں کنی کے عالم میں تھا اور وہ پانی کی تلاش میں کبھی ایک طرف دوڑتی کبھی دوسری طرف دوڑتی۔ جہاں سے اس بی بی کو اپنا معصوم تڑپتا ہوا بچہ نظر آتا وہ جگہ دوڑتے ہوئے طے کرتی۔ اس حصے کو سبز رنگ سے واضح کیا گیا ہے۔ کتنی مشکل سعی تھی۔ شعائر اللہ کے گرد سات چکر۔ اس خاتون کی بے قراریاں والتجائیں رب العزت کو پسند آئیں۔ اس سعی کو حج و عمرہ ادا کرنے والوں کیلئے فرض بنا دیا گیا۔ ہم ایئر کنڈیشن برآمدوں کے تلے چل رہے تھے۔ مگر اس عورت کا کیا حال تھا جو سنگلاخ زمین پر مجنونانہ دوڑ رہی تھی؟ صفا پہاڑی پر چڑھ کر یاد آیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان حق کیلئے اس پہاڑ پر چڑھ کر اسلام کی دعوت دی تھی۔ صفا کے دامن میں دار ارقم میں پہلا تبلیغی مرکز قائم کیا گیا تھا۔ اب اس کے کھنڈرات سنگ مرمر کے فرش کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ مروہ کے کچھ نشان باقی ہیں۔ ابھرے ہوئے سرمئی پتھر۔ مروہ کے سامنے باب مروہ ہے اس کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہے۔ دور دروازے سے آتے ہوئے اہل ایمان اس دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ ہر جگہ ہر ممکن دعائیں کیں۔ میرا سمیع و مجیب آقا قبول فرمائے۔ آمین۔ صفا پہاڑی کے دامن میں نوجوان عربی اور عجمی وہیل چیئرز کے ساتھ موجود تھے۔ ۴۰ ریال کے عوض دوڑ دوڑ کر ضعیف و معذوروں کو سعی کروا رہے تھے۔ طواف ختم کر کے ہم نے قبلہ رخ ہو کر آب زمزم پیا اور سنت پوری کی۔ مختلف راہداریوں میں آب زمزم سے بھرے ہوئے جام پڑے ہیں جن پر شکریا زمزم کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ اس وقت تک ہم تھک چکے تھے۔ طلسماتی فضاؤں سے گزرتے ہوئے باب العزیز کی طرف آئے۔ مساجد کی تعمیر مسلمانوں کی عظمت و شان کی غمازی کرتی ہے۔ دنیائے عالم میں جہاں جہاں اسلام کے جیالے گئے وہاں عظمتوں کے مینارے تعمیر کئے۔

مسجد الحرام گول شکل میں کعبے کے ارد گرد بنائی گئی ہے۔ محراب دار وسیع و عریض برآمدے خوبصورت سنگ مرمر کے ستونوں کے سہارے کھڑے ہیں۔ چھتوں پر نہایت خوبصورت و قیمتی بیش قیمت قدیم فانوس لٹک رہے ہیں۔ ساری مسجد میں سرخ رنگ کے دبیز قالین پڑے ہوئے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر قرآن پاک اور جوتیاں رکھنے کیلئے الگ الگ چھوٹے چھوٹے شیلف رکھے گئے ہیں۔ لوگ قرآن پڑھ کر واپس رکھ دیتے ہیں۔ مسجد سے باہر لے جانے کی اجازت نہیں۔ ہم برصغیر پاک و ہند کے لوگ قرآن کریم کو چومتے اور طاقچوں میں رکھتے پھرتے ہیں۔ یہاں عجب چیز دیکھی۔ ایک عربی خاتون نے بیٹھے بیٹھے قرآن پڑھا۔ فارغ ہونے کے بعد زمین پر رکھ کر لاپرواہ ہوگئی اور اپنے بچے سے کھیلنے لگی۔ عرب کے خطے میں قرآن کا نزول ہوا۔ عربوں نے اس کو درختوں کی چھال اور چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا پایا۔ یا پھر سینہ بہ سینہ حفظ ہوتا رہا۔ عرب لوگ شاید اتنے حساس نہیں جتنے ہم ہیں۔

تھکن سے ہمارا برا حال تھا۔ باجی بھائی اور بچے ہوٹل کی بس میں واپس چلے گئے۔ ہم دونوں بہنیں ناشتہ لینے کیلئے چلی گئیں۔ صبح ۲ بجے ہوں گے۔ چھوٹا سا عربی مطعم نظر آیا۔ مالک نے بنگالی نوکر رکھا ہوا تھا جو صاف اردو بول رہا تھا۔ سعودی دال، اور مرغ کا شوربہ تھا۔ لذیذ پراٹھے تھے۔ منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ پراٹھے اور دال لی۔ دوسری دوکان سے بند پیسٹری وغیرہ لیں۔ عرب کی بیکری قطعاً پسند نہ آئی۔ پراٹھے کھاتے ہی نیند نے غلبہ پالیا۔ چند گھنٹے سو کر تازہ دم ہوئے۔ اب دوپہر کا وقت تھا سوچا باہر ریستوران میں جا کر کھانا کھائیں گے۔ بھائی اور بچوں نے بال کٹوانا تھے۔ پاکستانی حجام سامنے ہی تھا وہاں ۴ عدد مکھیاں تنگ کر رہی تھیں۔ حرم میں بسنے والی مکھیوں کو کون مارے؟

فارغ ہونے کے بعد اسی عربی مطعم میں پھر واپس آگئے۔ عام طور پر ایک کھانا سات ریال میں ملتا ہے۔ گوشت، مرغی، سبزی، دال کے ساتھ دو تازہ تندور کی روٹیاں اور سلاد، ہری مرچیں وغیرہ۔ کڑاہی مرغی دس ریال میں، ایک ثابت مچھلی دس ریال میں اور روسٹ مرغی تین ریال میں ملتی ہے۔ ٹھنڈا پانی، کوک، سیون اپ، چائے وغیرہ کی قیمت ایک ریال ہے۔ بنگالی نے ہمارے آگے کھانا رکھا۔ نہایت باریک پلاسٹک کے برتن تھے۔ ڈر تھا کہیں پچکے ہوا نہ ہو جائیں۔ ۵ منٹ کے بعد سلاد کے طور پر پیاز کے موٹے موٹے دو تین ٹکڑے ملے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اندر گیا اور چٹنی نما کوئی چیز لے آیا۔ آدھا کھانا کھا چکے تو اس نے مٹھی بھر ہری مرچیں ہماری طرف پھینکیں۔ ساتھ ہی مائک کی آواز آئی۔ صلوٰۃ الظہر، وہ دوکان بند کر کے نماز کیلئے جانا چاہتا تھا۔ ہمیں بہت شرمندگی ہوئی۔ ابھی ہمیں مکہ میں آئے ہوئے چند ساعتیں ہی تو گزری تھیں۔ نمازوں کے اوقات معلوم نہ تھے۔ باقی کھانا ہم نے لفافوں میں ڈالا اور دم دبا کر بھاگ گئے۔ سعودی عرب میں ہر نماز کے وقت کاروبار بند کر دیا جاتا ہے۔ سعودی نماز کے وقت قانون کا احترام کرتے ہیں۔ یہ صفت ان میں بہت نمایاں ہے۔ نماز کے بعد بازار دوبارہ کھل گئے۔ مختلف چھوٹی چھوٹی دکانوں سے لے کر مہنگے سے مہنگا تحفہ اٹھائیے۔ آپ کو اپنی من پسند قیمت میں سبھی کچھ ملے گا۔ مسجد حرام کے گرد و نواح میں تاحد نظر دوکانیں ہی دوکانیں ہیں۔ ان چھوٹے دوکان داروں میں اکثریت بنگالی، پاکستانی، ہندوستانی، یمنی اور انڈونیشیا کے باشندے ہیں۔ کسی چیز کو ہاتھ لگا دیا تو فوراً مالک لفافہ پکڑ کر بولا کتنا دانہ ڈالوں؟ ہم نے ایئر پورٹ سے تھوڑی سی کرنسی تڑوائی تھی۔ اب پھر ہم ایک بنگالی کپڑے والے کی دوکان میں کھڑے تھے۔ میں نے بینک کا راستہ پوچھا تو اس بنگالی نے اپنا چھوٹا بھائی ساتھ کر دیا۔ یہ بچہ مجھے بازار میں مدھم روشنیوں والی تنگ گلیوں میں لے گیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ مغلیہ دور کے شاہ عالم بازار لاہور میں لوٹ آئی ہوں۔ عجب پُراسرار ماحول۔ اچانک وہ بچہ ایک کھوکھا نما، قدیم سی میلی کچیلی دوکان کے سامنے رک گیا۔ اندر دو بوسیدہ شوکیس رکھے تھے جن میں چاندی کا تھوڑا سا پرانا کالا زیور بہت بے ڈھنگے طریقے سے پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف لوہے کا وزنی لاکر تھا جس کے دروازے پر مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نوٹ بطور اشتہار چپکائے گئے تھے۔ میری نظروں میں سوال تھا کہ بینک کہاں ہے؟ ابھی اس سوال نے الفاظ کا پہناوہ نہیں پہنا تھا کہ پاس کھڑے ہوئے پاکستانی مجھے دیکھتے ہی بول اٹھے۔ جب بھی پیسے لینے ہوں ان کے پاس آئیے ان کی شرح سب سے اچھی ہے۔ دوکان میں ایک باریش بوڑھا کاؤنٹر پر کھڑا تھا۔ اور ایک نسبتاً جوان کالی داڑھی والا آدمی زمین پر بچھی چٹائی پر لیٹا تھا دونوں نے میری طرف نظر تک نہ اٹھا کر دیکھا میں نے پاؤنڈ اور ڈالر کی شرح پوچھی۔ دوکاندار نے مشین پر انگلیاں ماریں اور سر اٹھائے بغیر کاغذ میرے آگے کر دیا۔ مجھے ایک پاؤنڈ کے عوض ۵.۵ ریال ملے۔ واپس بنگالی کی دوکان پر آ کر مکہ کی ڈھیروں سوغاتیں لیں۔

حجام کی دوکان کے سامنے ہی بس سٹاپ تھا۔ ایک ویگن کو ہم نے ہاتھ دیا۔ محمد کلیم اللہ نامی سعودی کی ویگن میں بیٹھے۔ میں نے اس سے تمام زیارات دیکھنے کا معاہدہ کیا نیز شعب ابی طالب اور مسجد عائشہ جانے کا معاہدہ بھی کیا۔ ہمیں ۱۰۰ ریال ادا کرنے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ درجہ حرارت ۴۵ درجے رہا۔ شہر سے نکلے سڑک بالکل خالی تھی۔ دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہ آتی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا سارا شہر سو رہا ہو یا پھر دوپہر کو باہر نکلنے کا رواج ہی نہ ہو۔ شہر سے نکلتے ہی ڈرائیور نے دائیں طرف اشارہ کیا یہ آب و گیاہ پہاڑیوں پر سوکھی ہوئی نہر زبیدہ کی عظمتوں کے نشان باقی تھے چوڑی اینٹوں اور بھاری پتھروں سے بنائی گئی یہ نہر میل ہا میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ کبھی یہ نہر ہزاروں انسانوں کی بھلائی کا سبب تھی اس خاتون کا عزم صمیم، اس وقت کی تاریخ کا سنہری کارنامہ۔ جلد ہی ہم نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اور دوسرے راستے کی طرف مڑ گئے۔ ہماری پہلی منزل مکہ سے پانچ میل دور جبل ثور تھا۔ ہم بلند سنگلاخ لیکن اس برکتوں والے پہاڑ کے دامن میں کھڑے تھے جس پر میرے پیارے نبی اور صدیق اکبر نے ۳ دن تک پناہ لے کر جان بچائی تھی۔ غار ثور اسی کی چوٹی پر واقع ہے جہاں تک پہنچنے کیلئے میل سے زیادہ چڑھائی ہے۔ چڑھتے وقت تقریباً ایک گھنٹہ جبکہ اترتے وقت نصف گھنٹہ درکار ہے۔ ان تلخ یادوں نے دل اداس کر دیا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے مکہ کی وادی تو مجھے بہت پیاری ہے مگر تیرے باسی مجھے رہنے نہیں دیتے۔ شب کی تاریکی میں کیسے خوف کی حالت میں محبوب خدا اور حضرت ابوبکر گرتے پڑتے چڑھتے ہوں گے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دشمن سر پر آ پہنچا تو اسی غار ثور کے منہ پر اللہ کے حکم سے بنا ہوا مکڑی کا جالا اور کبوتری کے انڈے دیکھ کر دھوکہ کھا گیا اس عظیم پہاڑ کا ایک ایک پتھر اپنی داستان خود بیان کرتا ہے۔ یہاں ہم

نے تصاویر کھینچیں۔ ہمیں مصروف پاکر ڈرائیور نے مٹی پر ہاتھ مارے اور وہیں پتھروں پر نماز پڑھ لی۔ سعودی کی گھٹی میں نماز کا قیام ہے۔ اس کے بعد وہ گلیوں کے بیچوں بیچ گاڑی چلاتا ہمیں جبل النور کی طرف لے چلا جس پر غار حرا واقع ہے۔ پہاڑ کی بلندی دیکھ کر عقل معطل ہو کر رہ گئی۔ کس طرح حبیب خدا چڑھتے ہوں گے۔ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں بسا اوقات بی بی خدیجہ بھی آپ کی معیت میں عبادت کیا کرتی تھیں۔ میں پر جلال و پر شوکت پہاڑ پر ٹکٹکی لگائے ورطۂ حیرت میں ڈوبی ہوئی دیکھتی رہی اور تصاویر کھینچتی رہی۔ تاکہ ان روح پرور نظاروں کی یادگاریں محفوظ کرسکوں۔ دور بہت دور اقرا باسم ربک الذی خلق کی صدا میرے کانوں میں گونجتی رہی۔ اللہ کے پیارے نے خوب حق ادا کر دیا۔ اس کھوہ سے قرآن کا نور نکلا اور دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ پہاڑ کی چوٹی پر مجھے رینگتی ہوئی گڑیاں دکھائی دیں۔ غور سے دیکھا، یہ ہماری طرح کے زائرین تھے۔ ہم نے اپنے میزبان ڈرائیور کو بار ہا کہا کہ ہمیں دوسری طرف لے چلو جہاں سے غار تک پہنچا جا سکتا ہے مگر وہ اللہ کا بندہ نامعلوم، نامعلوم، کی رٹ لگائے رہا۔ دراصل وہ ہمیں پہاڑ کی پچھلی طرف سے لے کر آیا تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ غار حرا تک جانے کیلئے سیڑھیاں ہیں اور یہ سفر آدھے گھنٹے کا ہے۔ اس کو اتنا ٹھہرنا منظور نہ تھا۔ بدو صاحب چکمہ دے گئے۔ اوپر نہ جانے کا افسوس آج بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ اس کے بعد ہم مزدلفہ اور عرفات کے میدان میں بھی گئے۔ پانچ رویہ خوبصورت خاموش سڑکیں حاجیوں کی راہ تک رہی تھیں۔ یہ جگہیں صرف حج کے دنوں میں آباد ہوتی ہیں۔ میدان عرفات کے نزدیک ایک ٹیلہ ہے جس پر اوپر جانے کو سیڑھیاں ہیں۔ چوٹی پر جا کر شہر کا نظارہ کیا۔ اور تصاویر کھینچیں۔ وہیں سے وسیع و عریض مسجد نمرہ دیکھی جو صرف عید الاضحی کے وقت آباد ہوتی ہے فقط نماز عید پڑھی جاتی ہے۔ باقی سارا سال بند رہتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے دن ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی تھی اور حجۃ الوداع کا مقدس خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ پہاڑی پر ایک پیشہ ور فوٹوگرافر گاہکوں کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس پہاڑ کا نام جبل الرحمت ہے اور حضرت آدم وحوا یہیں ملے تھے۔

واللہ اعلم۔ دراصل بات یہ ہے کہ پہاڑوں کے نام لوگوں کو معلوم نہیں۔ سچ لکھئے تاریخ محفوظ نہیں۔ ہم جیسے متجسس مسافر جب سوال پر سوال کرتے تو عربوں کو جو بن پڑتا جواب دے دیتے۔ اسی ٹیلے کے دامن میں بدو اپنے اونٹوں کو سجائے روزی کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ آتشی گلابی، سبز، زرد، شوخ سرخ رنگوں کے دھاگوں، کپڑوں، پھندنوں، اور شیشوں سے سجے ہوئے کجاوے ان اونٹوں پر دھرے تھے۔ چند ریال کے عوض اونٹوں کی سواری سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ڈرائیور ہمیں آگ سے محفوظ خیموں کے قریب لے آیا۔ اور کہنے لگا وہ مقام فیل۔ چشم تصور میں میں نے دیکھا کہ ابرہہ غرور و تکبر سے سرشار اپنے عظیم الشان ہاتھی پر سوار چلا آ رہا ہے۔ اچانک اس مقام پر اس کا ہاتھی آکر رک گیا۔ ہزار جتن کے باوجود اس کو چلنا تھا نہ وہ چلا۔ رب کعبہ نے اپنے گھر کو اس کے ناپاک ارادوں سے بچالیا۔ اسی جگہ فلک سے ابابیلیں اتری تھیں۔ ابرہہ کا لشکر یہیں صحرا کا لقمۂ اجل بنا تھا۔ یہاں پر الم یجعل کیدھم فی تضلیل کی نوید اتری تھی۔ اب یہاں فائر پروف خیمے قطار در قطار کھڑے ہیں۔ ہم تاریخ دہراتے ہوئے۔ پرانے واقعات یاد دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے مکہ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر منیٰ کے میدان میں آئے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں شیطان نے حضرت ابراہیم کو تین مرتبہ اکسایا تھا۔ ان جگہوں پر تین ستون بنا دیئے گئے ہیں جن کے نام جمرۃ الاولیٰ، جمرۃ الوسطیٰ، اور جمرۃ العقبہ ہیں۔ حج کرنے والے ان جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں۔ حاجیوں کی کثرت کے باعث ان ستونوں کو بلند کر کے دو منزلہ کر دیا گیا ہے۔ باجی نے کہیں سے کنکریاں ڈھونڈ لیں۔ یوں ہم نے سنت پوری کی۔ اور استغفار کیا۔

راستے میں ایک پہاڑ کی بلندی پر عالیشان عمارت نظر آئی۔ ڈرائیور نے بتایا کہ یہ سعودی حکمران کا محل ہے۔ کافی دیر ہو چکی تھی۔ ہمیں مکہ شہر سے باہر تنعیم جانا تھا۔ یہ مکہ میں رہنے والوں کیلئے میقات ہے۔ عمرہ کرنے کیلئے یہ شرط ہوتی ہے کہ مکہ سے باہر جاکر عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوا جائے تاکہ ایک گونہ سفر کی شرط پوری ہو جائے کیونکہ حج اور عمرہ کی عبادت کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرنا بھی ہے اور اپنے شہر سے باہر نکلنا بھی ہے۔ اس جگہ مسجد بنادی گئی ہے۔ جس کا نام مسجد عائشہ ہے۔ شاید وہ اس حدیث کی یادگار ہے۔ کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے تنعیم سے عمرہ کا قصد کیا۔ واللہ اعلم۔ (ترمذی کتاب الحج) سفید سنگ مرمر ... کی خوبصورت صاف ستھری مسجد ہے۔ ہم نے وہاں دو نفل ادا کئے۔ خاموشی میں ہر کوئی عبادت میں مصروف تھا۔ مگر دو خواتین باتوں میں مصروف تھیں جو کہ میری ہم وطن تھیں۔ ان کی کہانی سننا گوارا نہ تھا لیکن ان کو خاموش کروانا میرے بس کی بات نہ تھی۔ گز جتے ہوئے ہم باہر آگئے۔ آکر دیکھا کہ ڈرائیور میاں مشتعل تھے۔ شاید ہمارے نفل لمبے ہو گئے تھے۔ میں اس سے مخاطب ہوئی۔ کیا تم اخوات سے خفا ہو گئے۔ فوراً شرمندگی سے بولا۔ لا، لا، ضیف، ضیف، مہمان کی عزت عربوں کا شیوہ ہے۔ ہم دوبارہ عمرہ کی سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تلبیہ کرتے ہوئے ہم نے مسجد حرام کا رخ کیا۔ آج بہت رش تھا۔ صبح سے ہی ہماری قیام گاہ کے سامنے کئی بسیں زائرین سے بھر کر آ گئیں تھیں۔ خانہ کعبہ کے گرد مطاف کی جگہ بھر چکی تھی۔ ہم بھی طواف میں مصروف تھے۔ اپنے رب کے حضور خشوع و خضوع کرتے ہوئے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر رو رو دل سے خیر الراحمین کو پکارا گئے۔ اس ہجوم بے پناہ میں حجر اسود تک پہنچنے کی کوشش بے سود تھی۔ طواف سے فارغ ہو کر حطیم میں آئے اور ہجوم میں پھنس گئے۔ بڑی مشکل سے میں نے اور باجی نے نماز کیلئے جگہ بنائی۔ ہم سجدے میں پڑے رہے اور پہرہ دار چلاتا رہا۔ باقی لوگ اس کی اطاعت میں جلد باہر نکل گئے۔ ہم دونوں ہی وہاں رہ گئیں۔ جب ہم نے سلام پھیرا تو کیا دیکھتے ہیں کہ حطیم سعودی فوجیوں سے بھر چکا ہے۔ کسی اور کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملی۔ ہم سعی کرنے کیلئے چل دیئے۔ جب ہم آدھا فریضہ ادا کر چکے تو اچانک میری نظر کعبۃ اللہ پر پڑی جس کے چاروں طرف لوگ ہی لوگ تھے ہزاروں کی تعداد میں۔ شام کا دھندلکا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کے کھلے در کو چھونا چاہتے تھے۔ دروازے کے آگے سیڑھی تھی اور فوج کا پہرہ تھا۔ خانہ خدا میں شاہان عرب داخل ہو رہے تھے۔ صرف سلاطین ہی نہیں ان کی برقعہ پوش بیبیاں بھی ساتھ تھیں۔ بعض نے ننھے ننھے بچے بھی اٹھا رکھے تھے۔ یوں تو مسجد حرام میں اتنی روشنیاں ہیں کہ رات کو بھی دن کا سماں ہوتا ہے۔ مگر خانہ کعبہ کے اندر بالکل اندھیرا ہے۔ ایک پہریدار کے ہاتھ میں بیٹری تارچ تھی جس سے وہ معزز مہمانوں کی راہنمائی کر رہا تھا۔ میرے دل میں رشک و حسد کی چنگاریاں بھڑک اٹھیں۔ کاش ہم بھی یہ اعزاز پا جاتے۔ دل میں تلاطم برپا تھا۔ یہ شعبان کی پندرہ تاریخ تھی یعنی شب معراج اور یہ مہمان کویت کے حکمران تھے۔ ہم دیر تک یہ نظارہ دیکھتے رہے اور اپنی آہوں سے اللہ کی رحمتوں کو سمیٹتے رہے۔ رات بھیگ چکی تو ہم نے تھکے قدموں کے ساتھ اپنی قیام گاہ کا رخ کیا۔

ان چند دنوں میں ہمیں کئی مرتبہ طواف کا موقع ملا۔ پاکستانی ہوٹلوں سے تازہ و لذیذ کھانا، گرم گرم تنوری روٹیاں، چٹنی، ہری مرچیں لے آتے۔ اور کھاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وادی میں ساری نعمتیں میسر ہیں۔

باب العزیز کے دائیں طرف بسوں کا اڈہ تھا۔ ہم وہاں ویگن بک کروانے کیلئے گئے۔ وہاں کبوتروں کیلئے دانہ بک رہا تھا۔ زائرین ان کو دانہ ڈالتے۔ کبوتر نہایت بے تکلفی سے سیر ہو کر مسجد کے میناروں پر جا بیٹھتے اور فرصت میں گلابی باتیں کرتے۔ مسجد حرام کا بیرونی صحن دھوپ میں بہت گرم ہو جاتا ہے۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو باجی کی جوتی گم ہو گئی۔ صحن کے اختتام پر دیوار کے سائے میں ایک عرب چادر بچھائے جوتیاں فروخت کر رہا تھا۔ ہم ریال کے عوض چپلیاں لے لیں۔ چند لمحوں میں یہ پریشانی بھی دور ہو گئی۔ جتنے دن بھی ہم وہاں رہے بار بار طواف کرنے کا موقع ملا۔

خانہ کعبہ سے تقریباً ۵۰ میٹر کے فاصلے پر زمزم کا کنواں ہے۔ کنویں کے اوپر لمبا سا ستون بنا ہوا ہے۔ اب وہ کنواں تو باقی نہیں ہے۔ تہہ خانے میں وضو کیلئے انتظام ہے۔ یہی وہ بابرکت مقام ہے جہاں حضرت اسماعیل نے ایڑیاں رگڑی تھیں۔ اسی چشمے کے ارد گرد بی بی ہاجرہ نے پتھر رکھ کر منڈیر بنادی تھی اور پانی کو سنبھال لیا تھا۔ اسی کنویں کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اہل مصر کے ساتھ نیک سلوک روا رکھنے کی تلقین کی تھی۔ اور حضرت ہاجرہ کے احسان کو یاد رکھنے کی تاکید کی تھی۔ اسی چشمے کے باعث شہر مکہ آباد ہوا۔

ایک شام ہم مقام مولود کو چل پڑے۔ اگر آپ باب السلام سے باہر نکلیں تو تقریباً ۴۰۰ میٹر کے فاصلے پر مسجد کا بیرونی صحن پار کرنے کے بعد ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی عمارت نظر آئے گی۔ جس پر (مکتبہ مکۃ المکرمہ، تاسست عام ۱۳۷۰ھ) کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ جس کو لائبریری بنا دیا گیا ہے۔ اندر چھوٹا سا کمرہ ہے۔ الماریوں میں قرآن پاک کے نسخے رکھے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور دعا کرنے کی اجازت ہے۔ یہی مقام مولود ہے۔ ہاں یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت آمنہ کے بطن سے نور نکلا تھا جس کی روشنی نے ایک عالم کو منور کر دیا۔ میرا دل پھٹ رہا تھا۔ میں سوچ رہی تھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی آمنہ نے جنم دیا تھا۔ ہم بھی اسی آمنہ کی ماننے والیاں ہیں۔ اس بابرکت گھر میں مرد داخل ہو سکتے ہیں۔ عورتوں پر پابندی ہے۔ دروازے پر باوردی سپاہی مقرر تھا۔ میں نے روتے ہوئے دکھے دل کے ساتھ اندر جھانک کر درود پڑھ لیا۔

پانچویں دن ہمیں کوچ کرنا تھا۔ ہم طواف وداع کرنے چل دیئے۔ گرمی کی شدت زیادہ تھی۔ مطاف میں لوگ کم تھے۔ ایسے وقت میں باجی کو بھی حجر اسود کو بوسہ دینے کا موقع مل گیا۔ چلتے وقت دل بہت اداس تھا۔ نہ جانے پھر دوبارہ آنا نصیب ہو گا یا نہیں۔ ہم الٹے پاؤں چلتے ہوئے کعبہ کو دیکھتے رہے اور سلام کرتے رہے۔ دل پھٹ رہا تھا۔ خانہ کعبہ سے نظر ہٹتی نہ تھی۔ دوبارہ آنے کی تمنا دعا کی صورت میں دل سے نکلتی رہی۔ قدم بھاری تھے۔ وقت بھی کم تھا۔ جتنے قدم آگے کو اٹھتے تھے اتنا ہی شوق وصل پیچھے کو کھینچتا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ بابرکت گھر چھوڑنا پڑا۔

باقی

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماعات کا کامیاب انعقاد

بھارت کے 19 صوبہ جات کی 600 سے زائد مجالس سے 2563 خدام واطفال کی نمائندگی۔

500 سے زائد نومبائعین خدام واطفال کی شرکت۔

اجتماع کی خبریں بھارت کے مشہور T.V. چینلوں اور ریڈیو میں نشر اور کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں۔

(شاھد احمد ندیم سیکریٹری اجتماع کمیٹی)

الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 34 واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 25 واں سالانہ اجتماع 11-12-13 اکتوبر 2003ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ گذشتہ سالوں سے اس اجتماع کی حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی چنانچہ اس دفعہ ہندوستان کے 19 صوبوں کی مختلف مجالس سے نمائندگی ہوئی اور مجموعی تعداد 2563 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال نومبائعین کی آمد کے لئے بھی تمام صوبہ جات میں کوشش کی گئی۔ خاص طور پر ان جگہوں سے جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں، ایسے خدام کو شرکت کے لئے بلایا گیا جو واپس جا کر مجلس کے کاموں کو فروغ دے سکیں۔ چنانچہ امسال کے اجتماع میں پانچ سو سے زائد نومبائعین خدام و اطفال بھی شریک ہوئے۔ مساجد گراؤنڈ اور رہائش گاہیں جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

قیام و طعام کا انتظام

مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے امسال قیام کا انتظام مہمان خانہ کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین (Guest Houses)، مکان حضرت امّ طاہرؓ اور دارالضیافت میں کرایا گیا تھا اور گزشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی غیر معمولی حاضری کی وجہ سے خصوصی لنگر کا انتظام کیا گیا۔

افتتاحی تقریب

پروگرام کا آغاز 11 را کتوبر کو نماز تہجد اور مزار مبارک پر اجتماعی دعا سے ہوا۔ دور خلافت خامسہ میں منعقد ہونے والے اس پہلے سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب ٹھیک 10-00 بجے پرچم کشائی کے بعد اجتماع گاہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنی تقریر میں اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اپنے روح پرور خطاب میں خدام الاحمدیہ کو نماز، ترجمۃ القرآن اور وقار عمل کے اہم موضوعات پر نہایت ہی مؤثر انداز میں خدام سے خطاب فرمایا۔

علمی مقابلہ جات

علمی مقابلہ جات میں خدام واطفال نے تلاوت، نظم، تقریر، اذان، پیغام رسانی، پرچہ ذہانت، لوزم، حفظ قصیدہ وغیرہ میں بہت ہی اچھے رنگ میں حصہ لیا۔ نومبائعین خدام واطفال کی عمدہ رنگ میں تیاری کے ساتھ شامل ہوئے۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی نومبائعین کی کثیر تعداد کے سبب ان کے علمی مقابلہ جات کے لئے صحن جامعہ احمدیہ میں الگ اجتماع گاہ بنایا گیا تھا۔ جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بیشتر نومبائعین خدام و اطفال کو علمی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے نومبائعین خدام و اطفال کے نتائج مرتب کر کے ان میں انعامات تقسیم کروائے گئے۔ اجتماع گاہ جو کہ حسب سابق احمدیہ گراؤنڈ میں بنایا گیا تھا جہاں پرانی مجالس کے خدام، اطفال کے علمی مقابلہ جات عمل میں لائے گئے۔ افتتاحی و اختتامی و دیگر تربیتی تقریبات کا انعقاد اسی اجتماع گاہ میں ہی ہوتا رہا۔ ہر دو اجتماع گاہوں میں علمی مقابلہ جات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات کے لئے 19 صوبہ جات کی مختلف مجالس سے فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، کبڈی، بیڈمنٹن، لانگ جمپ، دوڑ، شاٹ پٹ کی معیاری ٹیمیں اور کھلاڑی آئے جس کی وجہ سے مقابلے بیحد دلچسپ اور نہایت ہی پُر لطف رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بھی تینوں روز بڑے ہی شوق سے گراؤنڈ میں تشریف لاتے رہے اور خدام کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ ہر سہ روز کے پروگرام نہایت سازگار موسم میں کامیابی سے انجام پائے۔ تینوں روز مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا۔ 'اجتماع کی اہمیت' 'خلافت سے تعلق' اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں' جیسے اہم موضوعات پر علمائے سلسلہ نے درس دئے۔

بعض خصوصی تقریبات

پہلے روز رات پونے نو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تصنیف Revelation, Rationlaity, Knoledge & Truth پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں مذکور کتاب میں بیان فرمودہ بعض مضامین پر مقررین نے عام فہم زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مقدس سیرت اور خلافت خامسہ کے بابرکت آغاز پر مشتمل ایک دستاویزی فلم Projector کے ذریعہ بڑی سکرین پر دکھائی گئی۔ جس میں حضورؒ کے بچپن سے لے کر وفات تک کے مختلف حالات اور خدمات اسلام کے چیدہ چیدہ واقعات اور مناظر دکھائے گئے۔

نو مبائعین کے اجتماع گاہ میں ایک خصوصی تقریب

اجتماع کے دوسرے دن شام کو نومبائعین کے اجتماع گاہ میں ایک خصوصی تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب منعقد ہوئی جس میں مختلف علماء کرام نے نومبائعین کو مخاطب کیا۔

اختتامی تقریب

تیسرے دن رات 8:00 بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ اس تقریب میں جناب جگدیش ساہنی صاحب سابق MLA بٹالہ نے جناب اویناش کھنہ صدر بی جے پی پنجاب کی نمائندگی میں شرکت کی۔ تلاوت، عہد اور ترانہ کے بعد جناب جگدیش ساہنی صاحب نے مختصر تقریر کی اور جماعت کی طرف سے قومی اور ملکی سطح پر کی جانے والی عظیم خدمات کی سراہنا کی۔ چونکہ مقامی ایم. ایل. اے. جو حکومت پنجاب میں منسٹر برائے جنگلات ہیں اپنی بعض مصروفیات کی بناء پر اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے حلقہ دارالانور کے ایم سی جناب چوہدری عبدالواسع صاحب کو اپنا خصوصی پیغام دے کر بھجوایا اور مجلس کے رفاہی کاموں کے لیے -/51,000 روپے کا تحفہ پیش کیا۔ چنانچہ جناب چوہدری عبدالواسع صاحب نے جناب منسٹر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں خدام الاحمدیہ بھارت کی ترقیات کا تذکرہ کرتے ہوئے مجلس کے ساتھ آپ کی شفقت اور محبت کا ذکر فرمایا۔ اور سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سننے اور ان پر عمل کرنے کی طرف خدام کو متوجہ کیا۔ اس کے بعد مکرم شعیب احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔

آخر میں صدارتی خطاب ہوا جس میں صاحبزادہ صاحب نے احمدی نوجوانوں کو علم کے میدان آگے بڑھنے کی تلقین کی اور قرآن، حدیث اور جماعتی تاریخ کے آئینہ میں نوجوانوں کو علم کی قدر کرنے اور اس کے حصول کے لیے جدوجہد اور کوشش کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی اس خواہش کا بھی ذکر کیا جس میں آپؒ نے جماعت کو اگلی صدی میں ایک ہزار احمدی سائنسدان پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس کے بعد محترم صدر جلسہ نے خدام و اطفال کے درمیان انعامات تقسیم فرمائے۔ اختتامی دعا کے بعد اجتماع گاہ نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھا اور اس طرح خدام الاحمدیہ کا 34 واں اور اطفال الاحمدیہ کا 25 واں سالانہ ملکی اجتماع نہایت ہی کامیاب رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی کامیابی کی خبریں

مختلف TV چینلوں میں اجتماع کے پروگرام بہت ہی اچھے رنگ میں دکھائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور مختلف کثیر الاشاعت اخبارات جیسے ہند سماچار، پنجاب کیسری، دینک ٹربیون، دینک جاگرن اور اجیت وغیرہ میں جلی سُرخیوں کے ساتھ اجتماع کی خبریں آئیں۔

مجلس شوریٰ

اجتماع کے آخری روز اجتماع گاہ میں زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جسمیں خدام الاحمدیہ کے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر غور وخوض کیا گیا۔ اسی طرح نئے سال کا بجٹ آمد وخرچ بھی پیش کیا گیا جس پر ممبران نے اپنے اتفاق کا اظہار کیا۔ شوریٰ کی کارروائی رات 2 بجے تک جاری رہی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں صوبائی اور علاقائی قائدین، مبلغین اور معلمین کرام نے بہت اہم رول ادا کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم شعیب احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو صدر اجتماع کمیٹی مقرر فرمایا تھا۔ اور تقسیم کار کے طریق پر مختلف شعبہ جات مقرر کر کے جملہ امور کو تقسیم کیا تھا۔ خدام نے بہت ہی محنت اور خلوص سے اجتماع کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ یہ اجتماع عالم اسلام واحمدیت کے لئے نہایت ہی کامیاب و بابرکت بنائے اور اس کے دور رس نیک نتائج پیدا فرمائے اور آئندہ اس سے بڑھ کر خدام الاحمدیہ خدمات کی توفیق وسعادت نصیب کرے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گول گری کے تحت نومبائعین کی ۲۲ روزہ تعلیمی وتربیتی کلاسز

مورخہ ۵ تا ۲۶ راکتوبر صبح نو بجے سے ایک بجے تک پھر اڑھائی بجے سے چار بجے تک علمی کلاسز کا انعقاد ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم سلیمان خان صاحب معلم سلسلہ گولگری سرکل، مکرم بی اے غلام احمد صاحب ومکرم علی حسن صاحب آسامی معلم ہبلی سرکل کلاس لیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ کرناٹک کے چار سرکلوں کے ۱۷ جماعتوں سے کل ۵۷ طلباء تعلیمی کلاسز میں شامل ہوئے۔ مقررہ نصاب کے علاوہ طلباء میں علمی جستجو پیدا کرنے کی غرض سے بعد نماز مغرب تا عشاء مختلف علمی نشستیں بھی منعقد ہوتی رہیں۔ تعلیمی کلاسز کے دوران آنے والے جمعوں کے موقعوں پر نومبائعین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور مجلس سوال و جواب دیکھنے وسننے کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ روزانہ بعد نماز عصر کبڈی اور کرکٹ کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ تربیتی کلاسز کے آخری دن طلباء کو انعام تقسیم کئے گئے اس تعلیمی کلاسز کے کامیاب انعقاد میں کرناٹک کے چاروں سرکل انچارج صاحبان اور معلمین کرام کا خصوصی تعاون رہا۔ تعلیمی کلاسز کے دوران صوبائی امیر صاحب بھی بذریعہ فون رہنمائی فرماتے رہے۔ یہ سب خصوصی دُعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ناصر احمد زاہد مبلغ سلسلہ وانچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگری آندھرا)

تربیتی اجلاسات صوبہ جھارکھنڈ و بہار

خاکسار اور مکرم جناب مولانا شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کرڈاپلی نے مورخہ ۱۰ تا ۲۸ رجولائی صوبہ جھارکھنڈ وبہار کا تربیتی دورہ کیا۔ اس دوران جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز، رانچی، ھسری، سملیہ، دھنباد، جمشید پور، خانپور ملکی، مونگیر، بھاگل پور اور برہ پورہ میں تربیتی اجلاسات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کو نماز، تعلیم القرآن کلاس، وقف عارضی ودیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مکرم جناب سیّد بشیر احمد صاحب صوبائی امیر جھارکھنڈ، مکرم جناب محمد شریف عالم صوبائی امیر صاحب بہار نے خصوصی تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ہارون رشید مبلغ سلسلہ بھاگل پور سرکل انچارج)

تربیتی اجلاسات

مورخہ ۰۳-۱۰-۱۷ کو مسجد احمدیہ کبیرہ میں جناب مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال وآسام کے زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نمدر علی صاحب خاکسار، امان اللہ نے تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب کیا۔

مورخہ ۰۳-۱۱-۱ کو ضلع مدناپور کی جماعت ہوبچاک میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ خاکسار نے صدارت کی۔ منصور مالی کی تلاوت کے بعد منورہ خاتون نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ بچوں نے کلمہ، نماز اور اذان سنائی۔ ازاں بعد عبدالکریم شاہ اور مقامی صدر صاحب نے مختصر رنگ میں تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے مختلف ضروری امور بیان کئے۔ اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شامل رہے۔ (ابوطاہر منڈل مبلغ انچارج)

☆۔ مورخہ ۰۳-۱۰-۱۵ کو ڈائمنڈ ہاربر سرکل سینٹر میں لجنہ، ناصرات اور اطفال کی پہلی تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن سے کلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم ابوطاہر منڈل مبلغ وسرکل انچارج نے مختلف امور کی طرف ہمیں متوجہ فرمایا۔ ۱۹ سے زائد لجنہ اور ناصرات اس کلاس میں حاضر تھیں۔

مورخہ ۰۳-۱۱-۹ کو ڈائمنڈ ہاربر سرکل میں صدر لجنہ کے زیر صدارت لجنہ اماء اللہ ڈائمنڈ ہاربر کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرمہ مرزا ابولی صاحبہ نے تلاوت کی۔ مکرمہ محفوظہ بیگم صاحبہ نے بنگالی زبان میں نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ مکرمہ دلربا صاحبہ نے اردو نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر پر مکرم ابوطاہر صاحب مبلغ و سرکل انچارج نے بدرسومات کے اثرات سے بچئے'' کے موضوع پر ہمیں خطاب کیا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ڈائمنڈ ہاربر)

☆۔ مورخہ ۹ نومبر ۲۰۰۳ء کو مکرم بشارت اللہ صاحب ماسٹر کے گھر پر دوپہر کو چندہ پورد کاماریڈی کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت محترم محمد معین الدین صاحب قائمقام صدر وسکرٹری مال نے کی تلاوت ونظم کے بعد خاکسار اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ (محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نظام آباد آندھرا)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳ راگست ۲۰۰۳ء کو احاطہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

<u>نماز جنازہ حاضر</u>: مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن مورخہ ۱۱ راگست کو بقضائے الٰہی بعمر ۸۳ سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی اور ۱۹۴۵ء میں زندگی وقف کی۔ مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت بجالاتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کو تعلیم الاسلام کالج لاہور سے گریجویشن کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حضور انور کے سفر یورپ ۵۶-۱۹۵۵ء میں شریک سفر ہوئے اور ۱۹۶۲ء تک پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت میں خدمات کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایڈیشنل وکیل المال لندن نامزد فرمایا۔ اس فرض کو آپ نے ۱۹۹۹ء تک احسن رنگ میں نبھایا۔

مرحوم نیک، متقی اور دُعا گو موصی بزرگ تھے۔ آپ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام محمود عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر دے۔ آمین

<u>نماز جنازہ غائب</u>: مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد، ۱۰ راگست ۲۰۰۳ء کو ۹۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ ۱۱ راگست کو نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔ آپ سلسلہ کے پرانے خادم، عالم دین، قابل مصنف اور جید مناظر تھے۔ ۱۹۴۲ء میں باقاعدہ وقف کرکے جماعتی خدمات کا سلسلہ شروع کیا جو نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ۲۶ رجنوری ۱۹۸۳ء میں آپ کو نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مقرر کیا گیا جہاں دسمبر ۱۹۹۷ء تک خدمات بجالاتے رہے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے ۵۰۰ سے زائد علمی مضامین شائع ہوئے اور تین درجن سے زائد کتب اور پمفلٹس لکھنے کی توفیق پائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور سات بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ ایک عارف باللہ، دُعا گو، مخلص اور فدائی، عالم باعمل بزرگ تھے۔ آپ کی اولاد میں سے مکرم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ کراچی کو نمایاں خدمتوں کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خوبیوں کو آگے اولاد در اولاد میں جاری رکھے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

<u>مکرم خواجہ عبدالحمید صاحب</u>: ۱۵ رجولائی ۲۰۰۳ء کو کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پنشنر تھے۔ بہت مخلص، دُعا گو اور موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔

<u>مکرم مرزا محمد اسلم صاحب</u>: آپ ۱۹ راپریل ۲۰۰۳ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اکثر لنگر خانہ میں ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ اپنے حلقہ صادق میں سیکرٹری امور عامہ تھے۔ انتہائی مخلص، فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ خلافت سے وفاداری کا درس دیتے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور ۳ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

<u>مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ</u>: یکم اگست کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ آپ محترم سیّد حسین شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ اور مکرم سیّد حامد محمود شاہ صاحب (امیر جماعت بیلجئم) کی والدہ تھیں۔ آپ محترم شیخ عبدالحمید صاحب شملویؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی صاحبزادی تھیں۔ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستگی اور جماعت کی خدمت کرنے کی نصیحت فرمایا کرتی تھیں۔ آپ بہت ہمدرد، غمگسار طبیعت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کا خود حامی وناصر رہے۔ آمین۔

<u>مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ</u>: بیوہ اللہ بخش منگلا مرحوم بعمر ۸۵ سال چک منگلا میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک مخلص، دُعا گو خاتون تھیں۔ نمازوں، تلاوت قرآن مجید اور چندوں میں باقاعدہ تھیں۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھایا اور اپنے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحومہ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ مکرم احمد خاں صاحب منگلا معلم وقفِ جدید ممبر قافلہ ربوہ برائے جلسہ سالانہ لندن کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جماعت احمدیہ سویڈن کے
بارہویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن)

امسال جماعت احمدیہ سویڈن کو مورخہ 13-14 ستمبر کو دو روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم عبد اللطیف انور صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مکرم مامون الرشید صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور خاکسار آغا یحییٰ خان کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا۔

امسال جلسہ سالانہ سے ایک دن قبل مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریکِ جدید کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ عشائیہ میں یونیورسٹی آف گوتھن برگ کے موازنہ مذاہب کے دس پروفیسرز اور دیگر معززینِ شہر نے شرکت کی۔ یہ مجلس انگریزی زبان میں منعقد کی گئی۔ تمام مہمانانِ کرام نے جماعت کا تعارف سننے کے بعد مکرم وکیلِ اعلیٰ صاحب سے سوالات کئے جن کا احسن رنگ میں جواب دیا گیا۔

جلسہ کے لئے مردانہ جلسہ گاہ مسجد کی نچلی منزل اور زنانہ جلسہ گاہ مسجد کی اوپر والی منزل پر رکھا گیا۔ دونوں جلسہ گاہوں کو بڑی محنت، عمدگی اور خوبصورتی سے سجایا گیا۔ جلسہ گاہ کے باہر مسجد کے احاطہ میں 2 پولز پر جماعت احمدیہ اور سویڈن کے جھنڈے لہرانے کے لئے لگائے گئے۔ متعدد وقارِ عمل کر کے مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی اچھی طرح صفائی کی گئی اور مسجد کے اندرونی حصوں میں مختلف بینرز لگائے گئے۔ سمعی بصری کی ٹیم نے مل کر یہ انتظام کیا تھا کہ مردانہ جلسہ گاہ کی ساری کارروائی زنانہ جلسہ گاہ میں بھی پروجیکٹر کے ذریعے براہ راست بڑی سکرین پر دیکھی گئی۔

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام مقامی احبابِ جماعت کے گھروں میں کیا گیا اور کچھ احباب کی رہائش کا انتظام محسن ہاؤس میں کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل ہمسایہ ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ ہمارے اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے ڈنمارک، ناروے، انگلستان، پاکستان اور کینیڈا سے نمائندگان جماعت نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ہمارے اس جلسہ کے مہمانِ خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب تھے۔

حسب پروگرام جلسہ کا آغاز ٹھیک گیارہ بجے صبح لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا مکرم عبد اللطیف انور صاحب مکرم امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا نیشنل جھنڈا لہرایا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام جماعت احمدیہ سویڈن کے نام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جلسہ کی برکات اور نماز باجماعت کی اہمیت کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا تمام تقاریر کا ساتھ ساتھ سویڈش زبان میں ترجمہ بھی حاضرین کے لئے پیش کیا جاتا رہا۔

دوسرا اجلاس ٹھیک تین بجے بعد نماز ظہر و عصر مکرم مولانا اخلاق احمد انجم صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا تلاوت قرآنِ کریم و نظم کے بعد ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ'' کے موضوع پر مکرم محمد مقصود باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے تقریر کی اس کے بعد ''اسلام میں نظریہ جہاد'' (بزبان سویڈش) مکرم عامر منیر چوہدری صاحب نے تقریر کی اور اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار (آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن) نے ''آنحضرت ﷺ کا مکی دور'' کے عنوان سے کی۔

جلسہ سالانہ سویڈن کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا جو مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے پڑھائی جس میں احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد مبلغ سلسلہ نے درسِ قرآن دیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب پروگرام ٹھیک گیارہ بجے بجے تلاوتِ قرآن کریم کے ساتھ زیر صدارت مکرم مولانا حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ پولینڈ شروع ہوا۔ مکرم عبدالکریم لون صاحب نے بعنوان ''مقام و برکاتِ خلافت'' (بزبان سویڈش) تقریر کی اس کے بعد ''سیرت صحابہؓ حضرت مسیح موعود'' مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی اور اس اجلاس کے اختتام پر صدرِ مجلس مکرم حامد کریم محمود صاحب نے بہت اہم موضوع پر خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا ''موجودہ زمانے کی بے چینی کے اسباب اور اسلامی تعلیم'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

حسب پروگرام ہمارے جلسے کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ٹھیک وقت پر تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے سویڈش زبان میں خطاب کیا۔ اس اجلاس میں سویڈن کی علمی اور سیاسی شخصیات بھی موجود تھیں۔ اس موقع پر مکرم وسیم احمد ظفر صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا اور انہیں سٹیج پر دعوت دی اس کے بعد صدرِ مجلس مکرم وکیلِ اعلیٰ صاحب نے حاظرین سے خطاب فرمایا آخر پر مکرم امیر صاحب نے تمام شاملین کا اور کارکنان جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور بہت سی دعاؤں کے ساتھ حاضرین کو رخصت کرنے سے قبل مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے الوداعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہمارا یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔

❀❀❀❀❀❀❀

آئیوری کوسٹ میں جماعتی سرگرمیاں
دابو (Dabou) کے مقام پر جلسہ یوم والدین
ریجن گراں بسم میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

(رپورٹ:۔ رافع احمد تبسم۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

آبی جان سے ۴۵ کلومیٹر کی مسافت پر نئی قائم ہونے والی جماعت ''دابو'' Dabou میں ۳ر ستمبر بروز اتوار جلسہ یوم والدین کا انعقاد ہوا۔ یہ جماعت گزشتہ سال ہی قائم ہوئی تھی۔ مکرم ابو بکر ودراگو صدر جماعت کی قیادت میں تمام افراد جماعت نے مسجد کی تزئین و صفائی کا کام احسن طریق پر سرانجام دیا۔

مکرم باسط احمد صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ مکرم قاسم طورے صاحب، مکرم یونس صاحب سیکرٹری آڈیو ویڈیو اور خاکسار اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بچوں نے قصیدہ کے اشعار سنائے۔ صدر جماعت دابو نے استقبالیہ خطاب میں احباب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جو مسیح موعود اور امام الزماں ہیں اور احادیث کے مطابق ایمان کو ثریا ستارہ سے واپس لائیں گے اس پر ہمارا پورا ایمان ہے اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہیں۔ نماز عصر کے بعد محترم باسط احمد صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب کیا اس کا جولا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہ مکرم قاسم طورے صاحب نے ''احمدیت نے ہمیں کیا دیا'' کے عنوان سے خطاب کیا۔ پھر سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد نے مختصر خطاب کیا۔ مکرم باسط احمد صاحب نے جلسہ کے بعد اختتامی دعا کروائی اور احباب جماعت کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس جلسہ میں ۱۵۰ ر اطفال و ناصرات اور ۲۵۰ خدام و انصار اور ۷۵ ر لجنات نے شرکت کی۔ اس طرح کل حاضری ۴۷۵ رہی۔ الحمدللہ

❀❀ ❀❀

مجلس خدام الاحمدیہ ریجن گراں بسم (Grand Bassam) کا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ریجن گراں بسم کے خدام کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۵، ۶ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ بمقام سامو (Samou) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

صدر خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ مکرم عبداللہ ودراگو صاحب Mr.Abdullah vidrago کی قیادت میں ریجن کے خدام نے دو ماہ قبل ہی اجتماع کی تیاری شروع کر دی تھی۔ وقار عمل کے ذریعہ مقام اجتماع کی صفائی اور تزئین کا کام کیا گیا۔ ریجن کی تمام مجالس کو سرکلرز کے ذریعہ اطلاعات دی گئیں اور علاقہ کے معززین کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

۵ ستمبر بعد از نماز مغرب و عشاء صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر مجلس نے ظہور امام مہدیؑ کے عنوان پر حاضرین مجلس سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ریجنل مشنری مکرم ابو القاسم طورے صاحب نے 'احمدیت یعنی حقیقی اسلام' کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حاضرین مجلس کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ یہ دلچسپ اجلاس رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس میں کثیر تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب کی تھی۔

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز نماز فجر اور درس قرآن سے ہوا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی Mr.Kodjo تھے جو کہ ریجن ساؤتھ کومے کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ ۴۰۰ میٹر، اطفال کی ۲۰۰ میٹر ہوئی اور سائیکل ریس کے مقابلے ہوئے۔

اس دن کے دوسرے اجلاس میں مکرم باسط احمد صاحب قائمقام امیر و مشنری انچارج نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور اطاعت خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد Mr.Kodjo وائس پریذیڈنٹ ریجنل کونسلر نے اپنے مختصر خطاب میں بانیٔ خدام الاحمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور خدام الاحمدیہ Samou کی سرگرمیوں کو سراہا۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے اسلام میں صلح اور آشتی کی اہمیت کے موضوع پر جامع خطاب کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اسی روز دوپہر منتخب ہونے والی ٹیموں کے درمیان فٹ بال میچز ہوئے۔ اور فائنل میچ JNASO FC اور Ollove fb Fc کے درمیان کھیلا گیا۔ یہ میچ Jnaso کی ٹیم نے ۳ کے مقابلہ میں ۵ گول سے جیت لیا اور انعامی کپ کی حق دار قرار پائی۔ تقسیم انعامات اور دعا کے بعد اس اجتماع کا اختتام ہوا۔ اس اجتماع میں ۸ مجالس کے ۶۵۰ خدام اور ۳۲۵ اطفال اور ۵۰۰ سے زائد غیر از جماعت احباب مرد و خواتین نے شرکت کی۔ اس طرح کل حاضری ۱۴۷۵ سے زائد رہی۔ الحمدللہ

❀❀❀❀❀

بدر میں
کاروباری اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 9th November 2003 Issue No : 49

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

حالات حاضرہ

امریکہ کے ایماء پر

پاکستان میں جہادی گروپوں کے خلاف زوردار کارروائی

پاکستان میں ان دنوں جہادی گروپوں پر پابندی کا سلسلہ جاری ہے اب تک سات سے زائد بڑے بڑے جہادی گروپ جواب پھر نام بدل کر جہاد میں کود چکے تھے پر پابندی لگائی جا چکی ہے ان میں خاص طور پر حزب التحریر جمیعۃ الانصار اور جمیعۃ الفرقان وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح جمیعۃ الفرقان، تحریک جعفریہ پاکستان، ملت اسلامیہ پاکستان وغیرہ بھی شامل ہیں۔ خبروں کے مطابق ان دہشت پسند تنظیموں کے بینک کھاتے بھی منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ دریں اثناء پاکستان کے صدر پرویز مشرف نے وارننگ دی ہے کہ اگر مذہبی انتہاپسندی اور فرقہ وارانہ قوتیں بے روک ٹوک کام کرتی رہیں تو وہ ملک کو ڈبو دیں گی اور اس سے پاکستان کے قبائلی علاقوں پر امریکی بمباری کا امکان بڑھ گیا ہے۔

صدر پرویز مشرف کی ۱۲ جنوری کی تقریر کے بعد یہ دوسرا موقعہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے پاکستان کو جہادی گروپوں پر لگام کسنے کا آرڈر دیا ہے اور وارننگ دی ہے کہ اگر پاکستان نے مذہبی انتہاپسند گروپوں پر نکیل نہ کسی تو وہ اس کے علاقوں پر بمباری کر سکتا ہے پرویز مشرف نے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم قبائلی علاقوں کو کنٹرول نہ کر سکے اور امریکہ ہمارے قبائلی علاقوں پر بمباری کر دیتا ہے تو ہم کیا کریں گے۔

دوسری طرف پاکستان میں مدرسوں سے سینکڑوں غیر ملکی طلباء کا اخراج بھی متوقع ہے۔ پرویز مشرف نے ان مدرسوں پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق عید کے بعد اس پر کوئی اہم فیصلہ لیا جائے گا۔

یاد رہے کہ طالبان بھی پہلے پاکستانی مدرسوں میں ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں۔ اخبار دی نیوز کے مطابق پاکستانی مدرسوں میں ہزاروں طالب علم غیر قانونی طریقوں سے رہ رہے ہیں جن کا رجحان دہشت گردی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مشرف عید کے بعد علماء کے ساتھ اس مدعے پر کوئی فیصلہ کریں گے۔

ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی سرکار اس سارے لٹریچر پر پابندی لگانے کی تیاریاں کر رہی ہے جس میں انتہاپسندانہ نظریات کی تبلیغ کی جاتی ہے اور جہاد کی اپیل کی جاتی ہے اس سلسلے میں کچھ تنظیموں کی طرف سے مذہبی لٹریچر کا جائزہ مکمل کر لیا گیا ہے۔

پاکستان کے خلاف اب پختون جہاد چھیڑیں گے

اسلام آباد، لاہور اور کراچی کے اخبارات میں افغانستان اور پاکستان کے تعلقات میں کشیدگی کے خطرناک دور میں داخل ہو جانے کا احساس بڑی شدت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ خبروں اور بیانات میں سبکدوش پاکستانی فوج کے مشہور جنرل مرزا اسلم بیگ نے شدید اظہار تشویش کیا ہے کہ بڑی تیزی سے خراب ہوئے پاک۔ افغان تعلقات ایک سنگین جدوجہد کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اسی پختون مسئلے پر، جسے افغانستان اور سرحدی علاقوں کے پختون ایسے ہی ''بنیادی مسئلہ'' کہتے ہیں جسے پاکستانی جنگ سفارت گری کے ماہرین ہند و پاک تنازعوں کے تناظر میں ''کشمیر'' کو کہتے ہیں اسلم آفندی نے پاکستانی اخبار ''نیوز'' میں اپنے ایک آرٹیکل میں پاکستانی حکام اعلیٰ اور لیڈران حکومت کی ناکامیوں اور نااہلیوں کا رونا اس تنبیہ کے ساتھ رویا ہے کہ ''نوکر شاہی کی مسلسل بیوقوفیوں اور نااہلیوں کا نتیجہ ہے۔ کہ اس جہان میں شمال مغربی سرحدی صوبہ ایک واحد خطہ ہے جس کا اپنا کوئی نام ہی نہیں.... ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے مرزا اسلم بیگ صاحب کے خدشات اسی صورت میں حقیقت بن سکتے ہیں اگر عاقان پاکستانی نوکر شاہی اس مسئلے کا علاج اسی انداز میں کرنے پر اڑے رہتے ہیں جس انداز سے واشنگٹن کے عقلمند افغانستان اور عراق کا علاج کرتے چلے آئے ہیں۔

افغانستان کے ۵۰ فیصد بچے غذائیت کی کمی کا بُری طرح شکار

افغانستان میں جنگوں سے پیدا زبوں حالی کی منہ بولتی تصویر

گذشتہ بیس سال کے دوران افغانستان میں پہلے سوویت یونین کی فوجیں آئیں پھر خانہ جنگی ہوئی اور پھر بھاگتے ہوئے طالبان کا پیچھا کرتے ہوئے امریکی فوجوں کی بمباریاں اور یہ تمام تباہ کاریاں مغربی افغانستان کے ایک گاؤں الحق سلیمان کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں اور ان حملوں کا شکار ہوئے تھے۔ ۱۹۷۹ء کے بعد سے گاؤں تین مرتبہ تباہ ہوا اس کے علاوہ اس کو پانچ سال تک خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے اس کے کھیت ویران ہو گئے۔ اس کے مویشی بھوک اور پیاس سے مر کھپ گئے۔ مجبور ہو کر ایران چلے گئے جو اس گاؤں سے ایک سو بیس کلو میٹر دور واقع ہے۔

افغانستان کے حالیہ واقعات کے بعد سے اس گاؤں کے کچھ خاندان اب واپس آ گئے ہیں۔ وہ اس امید پر آئے ہیں کہ انہیں نہ صرف امن و امان حاصل ہوگا بلکہ خوشحالی بھی ملے گی۔ اس پورے علاقہ کے کسان اب اپنے گاؤں کو دوبارہ بنا رہے ہیں اور اپنے کھیتوں پر دوبارہ کاشت کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ان کے سابق دو تہائی اراضی پر اب وہ کاشت نہیں کر سکتے۔ مویشیوں کی تعداد اب صرف آدھی رہ گئی ہے۔

الحق سلیمان گاؤں کے سرپنچ حاجی بشیر نے کہا کہ پہلے ہم ایک ہزار تین سو ہیکٹر اراضی پر کاشت کرتے تھے۔ مگر اب یہ صرف دو سو ہیکٹر رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ پہلے ہمارے پاس گیارہ ہزار بھیڑ اور بکریاں تھیں۔ مگر اب صرف چار ہزار رہ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقہ میں پانی کی قلت ایک دیرینہ مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ڈیڑھ ہزار کے گاؤں کے آدھے خاندان جنگ اور خشک سالی کے دوران یہاں سے چلے گئے تھے۔ اب کچھ خاندانوں نے واپس آنا شروع کیا ہے۔

افغانستان میں صرف دو سو ملی میٹر بارش سالانہ ہوتی ہے جو بہت کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پہاڑی ملک کا زیادہ تر حصہ بنجر اور خشک ہے۔ صرف چند وادیوں میں بارش ہونے سے زمین زرخیز ہے۔ افغانستان کا صرف چودہ فیصد حصہ قابل کاشت ہے۔ کابل میں اقوام متحدہ کی غذا اور زراعت کی تنظیم کے نمائندہ نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ افغانستان میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح درجنوں میٹر نیچے کم ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس صورت حال میں بہتری آئی ہے۔ کیوں کہ پچھلے سال اناج کی ریکارڈ توڑ پچاس لاکھ ٹن پیداوار ہوئی تھی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالت بہتر ہو گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پچھلے سال سردیوں میں بارش ہو جانے کی وجہ سے خشک سالی کافی حد تک ختم ہو گئی ہے۔ لیکن دوسری طرف عالمی غذائی تنظیم کے ایک ماہر علی کا کہنا ہے کہ حالانکہ اس وقت قحط کی کیفیت تو نہیں ہے۔ لیکن مجموعی طور سے صورت حال اچھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کے اکثر باشندے صرف چائے اور روٹی پر گزارہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کے عام لوگوں کی اوسط عمر بہت کم ہے۔ مردوں کی اوسط عمر ۴۵ سال اور عورتوں کی ۴۶ سال ہے۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان کی آبادی ابھی تک جنگ اور خشک سالی کی مصیبتوں سے نجات حاصل نہیں کر سکی ہے سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ ملک میں بنیادی سہولتوں کی بہت کمی ہے۔ جرمنی کے مقابلہ میں افغانستان کا رقبہ دس گنا ہے لیکن پکی سڑکوں کی بہت کمی ہے۔ زیادہ تر دیہات تک جانے کیلئے راستے اور پگڈنڈیاں بہت خراب اور مٹی بھرے ہیں جہاں مال برداری کا کام بہت مشکل ہے۔ اور کسانوں کو اپنا مال لے جانے کیلئے شدید دشواریاں پیش آتی ہیں اور وہ مارکیٹوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ان پریشانیوں کے علاوہ پہاڑی راستوں پر اب بھی بارودی سرنگیں پڑی ہوئی ہیں۔ جو ہر وقت جان کیلئے خطرہ بنی رہتی ہیں۔

ان خراب حالات کی وجہ سے افغانستان میں افیم کی کاشت بڑھ رہی ہے اور اس وقت افغانستان میں افیم کی غیر قانونی کاشت ایک پرکشش متبادل ہے کیوں کہ افیم خراب نہیں ہوتی اور طویل عرصہ تک رکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ منشیات کا دھندہ کرنے والے کسانوں کے گھروں پر آ کر افیم خرید کر لے جاتے ہیں اس طرح ان کاشت کاروں کو کہیں جانا نہیں پڑتا۔

بھارت میں ہر سال ۱۲ لاکھ نوزائیدہ بچے موت کا شکار ہو جاتے ہیں

صحت کے شعبے میں انقلاب کے باوجود بھی اس زمانے میں بھارت میں ہر سال ۱۲ لاکھ نوزائیدہ بچے پیدائش کے چار ہفتوں کے اندر موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کے مقابلے میں نوزائیدہ بچوں کی موت کی [illegible] ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دیہی علاقوں میں صحت سہولات کی بھاری کمی اور سماجی بیداری کی کمی کے سبب یہ حالت بنی ہوئی ہے نیشنل نیوٹولاجی فورم آف انڈیا کے سیکرٹری جے پی ددھیچ نے کہا کہ صحت انقلاب کے اس زمانے میں بھی نوزائیدہ بچوں کی شرح ہمارے سماج کیلئے کلنک ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعی دکھ کی بات ہے کہ ابھی بھی تین میں سے دو بچوں کا جنم ہسپتالوں کی کمی کی وجہ سے گھروں میں ہوتا ہے اس کے سبب پیدا ہوتے ہی بچے سانسوں کے مرض انفیکشن وغیرہ جیسی بیماریوں کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کئی مہمیں چلانے کے باوجود نوزائیدہ بچوں میں موت کی شرح اونچی بنی ہوئی ہے۔ بھارت میں ایک ہزار نوزائیدہ بچوں میں سے ۴۳ موت کے شکار بن جاتے ہیں۔

سندر لال جین ہسپتال کے چائلڈ امراض کے ماہر ددھیچ نے کہا کہ ۱۹۹۶ء میں ہر ۱۰۰۰ نوزائیدہ بچوں میں سے ۴۷ موت کے شکار ہو جاتے ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں سے یہ اعداد و شمار ہر ۱۰۰۰ بچوں میں سے ۴۳ بچوں کی موت کی شرح پر اٹکا ہوا ہے۔